"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

عطیہ منجانب
حضرت مرزا عبدالحق صاحب سرگودھا
صوبائی امیر (پنجاب)
ربوہ

تحریک جدید

ماہنامہ

— سالنامہ —

صلح ۱۳۵۴ هش — جنوری ۱۹۷۵ء

1
1975

— ایڈیٹر —

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

صلح ۱۳۵۴ھ ہش

(جنوری ۱۹۷۵ء)

سالنامہ

ایڈیٹر

شمس

ترتیب

- ہم اور ہمارا جہاد (اداریہ) ص ۲
- انّا نحن نزّلنا الذکر وانّا لہ لحٰفظون ۵
- ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۲۳
- نعت خاتم النّبیّین صلے اللہ علیہ وسلم ۴۳
- نعت خیر الانام ؐ ۴۴
- رازِ جنوں (نظم) ۴۵
- بر لبِ دل 〃 ۴۶
- پیشکش • دُرِ بے بہا 〃 ۴۷
- شہکارِ زمانہ 〃 ۴۸
- تحیّر العقول کارنامے کی ایک جھلک ۴۹
- اشتہارات ۵۳

پبلشر :- عبداللطیف خان

پرنٹر :- سید عبدالحی

مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت :- دفتر ماہنامہ تحریک جدید

دفاتر تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

تاریخ اشاعت :- ہر ماہ کی دسمبر تاریخ

فون نمبر :- ۶۷۸

رجسٹرڈ نمبر ایل :- ۷۶۷۶

کتابت :- حمید الدین

سالانہ چندہ ——— ۵ روپے

فی پرچہ ——— ۵۰ پیسے

قیمت پرچہ ھذا ایک روپیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جلد ۱۱ | ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ | شمارہ ۱

صلح ۱۳۵۴ھ ش

(جنوری ۱۹۷۵ء)

اداریہ

ہم اور ہمارا مخالف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہنے والے ہمارے عقائد کو غلط کہیں تو یہ اُن کی مرضی ہے لیکن اِس بات کا اعتراف کئے بغیر وہ نہیں رہ سکتے کہ اِس وقت ساری دُنیا میں مذہب کی تبلیغ ہم سے زیادہ کوئی نہیں کرتا۔ ایک چھوٹے سے گاؤں سے یہ جذبہ اُبھر کر ساری دُنیا پر محیط ہو گیا ہے۔ ایک ہلکی اور مدھم سی آواز نے وہ گونج پیدا کی ہے کہ چار دانگِ عالم میں سُنی جا رہی ہے۔ ایک فرد جو ابتداء میں تنِ تنہا تھا اُس نے اپنے لاکھوں مددگار بلکہ جاں نثار پیدا کر لئے ہیں اور وہ اسی کے کام — احیائے دین اور اقامتِ شریعت — کو باقی تمام کاموں پر ترجیح دینے لگے ہیں اور اس کے دست و بازو بن گئے ہیں۔ یہ وہ بات ہے جس سے ہمارے دشمن بھی انکار نہیں کر سکتے بلکہ سب سے زیادہ اعتراض وہی کرتے ہیں کیونکہ وہ اس کوشش کی راہ میں کھڑا ہونا چاہتے ہیں۔ وہ اس آواز کو دبانا چاہتے ہیں اِس لئے وہ اس آواز کے دُور دراز تک پہنچ جانے کا اعتراف کئے بغیر اپنا کام شروع نہیں کر سکتے اور اپنے کام کو پھیلانے کے لئے ہمارے پھیلاؤ کو بیان کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔

احمدیہ جماعت کی مساعی ہی اِس زمانے کا جہاد ہیں اسی سے اسلام ادیانِ باطلہ پر غالب آسکتا ہے۔

اور دلائل کے ساتھ غالب آسکتا ہے ــــ قرآن کریم فرماتا ہے کہ جو دلیل سے زندگی حاصل کرتا ہے وہی دراصل زندہ ہے اور جسے دلیل سے مار دیا جائے وہی حقیقتاً مر جاتا ہے۔ احمدیہ جماعت دلائل کا اسلحہ لے کر نکلی ہے اسلام کی حقانیت کے دلائل۔ اِسی سے لوگوں کو مذہبی زندگی ملے گی۔ یہی وہ کام ہے جو اِس زمانے میں کرنے کا ہے اور یہی وہ کام ہے جو اِس زمانے میں احمدیہ جماعت کر رہی ہے۔ اِس وقت یہی جہاد ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاد کی قسمیں بیان فرما کر لوگوں کو سمجھایا کہ اکیلے دوکیلے "کافر" کو پکڑ کر اس کے گلے پر چھری رکھ دینا اور اس سے کلمہ پڑھوا لینا نہ صرف جہاد نہیں بلکہ اسلام کی صریح نفی کرنے کے مترادف ہے۔ نہ کبھی اسلام اِس طرح پھیلا ہے اور نہ اِس طرح کبھی آئندہ پھیلے گا۔ البتہ مخالفینِ اسلام ضرور یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اسلام تلوار کے ذریعہ پھیلا ہے۔ یہ الزام سراسر غلط اور بے بنیاد ہے لیکن جو شخص اکیلے دوکیلے کافر کو پکڑ کر اس کے گلے پر چھری رکھ دیتا ہے وہ مخالفینِ اسلام کی تقویت کا باعث بنتا ہے اور ان کے ہاتھ میں اسلام کے خلاف دلیل مہیّا کرتا ہے اور اِس طرح یقیناً اسلام سے غدّاری کرتا ہے۔

جب مسلمانوں پر غیروں کی طرف سے اِس لئے حملہ کیا جائے کہ ان کے مذہب میں رخنہ ڈالا جائے اور اسلام کو مٹایا جائے تو ایک امام کے حکم کی تعمیل میں ان غیروں سے لڑنا جو دراصل اسلام کو مٹنے سے بچانے کے مترادف ہے نہایت ضروری ہے اور یہ فریضہ ہر مسلمان پر عائد ہوتا ہے۔ لڑائی مذہب کے لئے ہو اور مسلمان ایک امام کی ڈھال کے پیچھے لڑیں تو یہ جہاد ہے۔ لیکن اس کا موقع کبھی کبھی آتا ہے اور اب تو بہت ہی کم امکان ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک اَور جہاد بھی ہے اور وہ ہے اصلاحِ نفس کا اور دوسروں کے رشد و ہدایت کے سامان مہیّا کرنے کا۔ یہ ہے تبلیغِ اسلام۔ یہ جہاد ہر وقت کیا جا سکتا ہے اور یہی جہاد ہے جو احمدیہ جماعت کر رہی ہے۔

جب انگریز نے ہندوستان پر قبضہ جمایا تھا تو سب سے زیادہ انگریز کو مسلمان سے عناد تھا کیونکہ مسلمان سے اس نے حکومت چھینی تھی اور اسی سے وہ زیادہ ڈرتا تھا۔ چنانچہ اس نے حکومتی اداروں سے مسلمان کو دُور رکھنے کی کوشش کی۔ مسلمانوں کو باغی اور غدّار بھی سمجھا جاتا رہا۔ اگر وہی کیفیّت رہتی تو انگریز دل کے برِّ صغیر سے جانے تک مسلمان بالکل کچلے جاتے اور پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور متعدد دیگر مسلم زعماء نے حکومت کے دل سے غلط خیالات کو دُور کرنے کی ہر ممکن کوشش کی اور حکومت اور مسلمانوں کو ایک دوسرے سے قریب تر لانے کے لئے جدّ و جہد

کی۔ اگرچہ یہ کام بہت سے مسلمانوں نے کیا لیکن تاریخ اِس بات کو کبھی فراموش نہ کر سکے گی کہ مسلمانوں کا حکومت کی نظر میں وقار بڑھانے میں جس کی کوششیں سب سے زیادہ مؤثر ثابت ہوئیں وہ تھے حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ علیہ السلام۔ اگر حضورؑ نے جہاد کے غلط نظریے کی وضاحت نہ کی ہوتی اور صحیح جہاد کا آغاز نہ کر دیا ہوتا تو برِّ صغیر پاک و ہند میں مسلمان بالکل کچلے جاتے اور پاکستان کا مطالبہ کرنے کی ان میں کبھی سکت پیدا نہ ہوتی۔

اَب ہر احمدی کا فرض ہے کہ پاکستان کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہے۔ اے خُدا تُو ہم سب کو اِس کی توفیق ارزانی فرما۔ آمین

صُلح جوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"مَیں صلح کو پسند کرتا ہوں اور جب صُلح ہو جاوے پھر اس کا ذکر بھی نہیں کرنا چاہیئے کہ اس نے کیا کہا یا کیا کیا تھا۔ مَیں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر کوئی شخص جس نے مجھے ہزاروں مرتبہ دجّال اور کذّاب کہا ہو اور میری مخالفت میں ہر طرح کی کوشش کی ہو اور وہ صلح کا طالب ہو تو میرے دل میں خیال بھی نہیں آتا اور نہیں آسکتا کہ اس نے مجھے کیا کہا تھا اور میرے ساتھ کیا سلوک کیا تھا۔ ہاں خدا تعالیٰ کی عزّت کو ہاتھ سے نہ دے۔

یہ سچّی بات ہے کہ جو شخص چاہتا ہے کہ اس کی وجہ سے دوسروں کو فائدہ پہنچے اس کو کینہ ور نہیں ہونا چاہیئے اگر وہ کینہ ور ہو تو دوسروں کو اس کے وجود سے کیا فائدہ پہنچے گا۔ جہاں ذرا اس کے نفس اور خیال کے خلاف ایک امر واقع ہُوا وہ انتقام لینے کو آمادہ ہو گیا۔ اسے تو ایسا ہونا چاہیئے کہ اگر ہزاروں نشتروں سے بھی مارا جاوے پھر بھی پروا نہ کرے۔

میری نصیحت یہی ہے کہ دو باتوں کو یاد رکھو ایک خدا تعالیٰ سے ڈرو دوسرے اپنے بھائیوں سے ایسی ہمدردی کرو جیسی اپنے نفس سے کرتے ہو۔ اگر کسی سے کوئی قصور اور غلطی سرزد ہو جاوے تو اسے معاف کرنا چاہیئے نہ یہ کہ اس پر زیادہ زور دیا جاوے اور کینہ کشی کی عادت بنالی جاوے۔" (ملفوظات جلد نہم صـ۷۴، صـ۷۵)

مکرم مولانا محمد منور صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ

زندگی کے ہر شعبے میں قرآن کریم ہماری مکمّل ہدایت کے سامان مہیّا فرماتا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ قرآنی ہدایت ہی حقیقی ہدایت ہے۔ آئیے ہم آئندہ صفحات میں دی گئی قرآنی آیات کا مطالعہ کریں اور ان پر غور کر کے اپنے لئے سعادتِ دارین حاصل کریں۔

قرآن کریم کی رُو سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انعام :-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ
صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ
عَلَيْهِمْ ۔ (سورہ فاتحہ ۶، ۷)

ہمیں سیدھے راستے پر چلا۔ ان لوگوں کے راستے پر جن پر تُو نے انعام کیا ہے۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ
يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ
عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ
اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا۔

(مائدہ : ۲۱)

اور تم اس وقت کو یاد کرو جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ اے میری قوم! تم اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو جو اس نے تم پر اس وقت کی تھی جب اس نے تم میں نبی مقرر کئے تھے اور تمہیں بادشاہ بنایا تھا۔

وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَ
يُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ
وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى
اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓى
اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ
وَاِسْحٰقَ ۔ (یوسف : ۷)

اور جیسا کہ (اے یوسف) تُو نے دیکھا ہے۔ اسی طرح تیرا رب تجھے برگزیدہ کرے گا اور الٰہی باتوں کا تجھے علم بخشے گا اور تجھ پر اور یعقوب کی تمام حقیقی آل پر اسی طرح اپنا انعام پُورا کرے گا جیسا کہ اس نے اس سے پہلے تیرے دو بزرگوں ابراہیم اور اسحٰق پر پورا کیا تھا۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ
اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ
وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۔

(حدید : ۲۰)

اور جو اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے وہی اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہداء کا درجہ پانے والے ہیں۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ
فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ
اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ
وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ
وَالصّٰلِحِيْنَ ۔ (نساء : ۷۰)

اور جو لوگ بھی اللہ اور اس رسول (محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کریں گے وہ ان لوگوں میں شامل ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے۔ یعنی انبیاء۔ صدیقین اور شہداء اور صالحین میں۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ

وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ
وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ
دِيْنًا ۔ (مائدہ : ۴)

آج میں نے تمہارے فائدہ کے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنا انعام پورا کر دیا ہے اور تمہارے لئے دین کے طور پر اسلام کو پسند کیا ہے (یعنی ہر قسم کا روحانی اور جسمانی انعام حقیقی مسلمانوں کو ملے گا)

نبیوں کا عہد :-

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ
لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ
ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ
لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ
وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ۔ (آل عمران : ۸۲)

اور اس وقت کو بھی یاد کرو جب اللہ نے اہلِ کتاب سے سب نبیوں والا پختہ عہد لیا تھا کہ جو بھی کتاب اور حکمت میں تمہیں دوں۔ پھر تمہارے پاس کوئی ایسا رسول آئے جو اس کلام کو پورا کرنے والا ہو جو تمہارے پاس ہے تو تم ضرور ہی اس پر ایمان لانا اور ضرور اس کی مدد کرنا۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ
مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ ۔ (احزاب : ۸)

اور یاد کرو جبکہ ہم نے نبیوں سے ان پر عاید کردہ ایک خاص بات کا پختہ عہد لیا تھا اور تجھ سے بھی (اے محمدؐ) وعدہ لیا تھا۔

نوٹ : اسی پختہ عہد کو پورا کرتے ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امّت میں سے مہدی اور مسیح کی آمد کی پیشگوئی فرمائی اور اس کی آمد کو گویا اپنی آمد قرار دیا۔

تمام اولادِ آدم کے لئے ہدایت کا دائمی وعدہ :-

قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ
فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى
فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

(بقرہ : ۳۹)

تب ہم نے کہا جاؤ سب کے سب اس علاقہ سے نکل جاؤ اور یاد رکھو کہ اگر پھر کبھی تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت آئے تو جو لوگ میری ہدایت کی پیروی کریں گے انہیں نہ کوئی آئندہ کا خوف ہوگا اور نہ وہ سابق کوتاہی پر غمگین ہوں گے۔

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ
رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ
عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى
وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

(اعراف : ۳۶)

اے آدم کے بیٹو! اگر تمہارے پاس تم میں سے رسول بنا کر بھیجے جائیں اس طرح کہ وہ تمہارے سامنے میری آیات پڑھ کر سناتے ہوں تو جو لوگ تقویٰ اختیار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کریں اور اصلاح کریں ان کو آئندہ کے لئے کسی قسم کا خوف نہ ہوگا اور نہ ماضی کی کسی بات پر غمگین ہونگے۔

اللہ تعالیٰ کا دائمی قانون :-

اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝ (الحج : ۷۶)

اللہ فرشتوں میں سے اپنے رسول منتخب کرتا ہے اور اسی طرح انسانوں میں سے بھی۔ اللہ بہت دعائیں سننے والا اور حالات کو بہت دیکھنے والا ہے۔

مسلمانوں میں سے حقیقی مومنوں کی شناخت کا طریق :-

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰي مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝

(اٰل عمران : ۱۸۰)

یہ ممکن ہی نہ تھا کہ جس حالت پر تم لوگ ہو اللہ اسی پر جب تک کہ وہ (اللہ) ناپاک کو پاک سے علیحدہ نہ کر دیتا تم جیسے مومنوں کو چھوڑ دیتا۔ اور اللہ تمہیں غیب پر ہرگز آگاہ نہیں کر سکتا تھا۔ ہاں اللہ اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے چُن لیتا ہے۔ سو تم اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ۔ اور اگر تم ایمان لاؤ گے اور تقویٰ اختیار کرو گے تو تمہیں بڑا اجر ملے گا۔

عذاب سے پہلے نبی آتا ہے :-

وَلَوْ اَنَّآ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى ۝ (طٰہٰ : ۱۳۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اگر ہم ان کو اس رسول سے پہلے کسی عذاب کے ذریعہ ہلاک کر دیتے تو وہ کہتے اے ہمارے رب! تُو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا۔ اگر تُو ایسا کرتا تو ہم تیرے نشانوں کے پیچھے چل پڑتے قبل اس کے کہ ہم ذلیل اور رُسوا ہو جاتے۔

وَلَوْلَآ اَنْ تُصِيْبَهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

(قصص : ۴۸)

اور اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ وہ اپنے اعمال کی وجہ سے کسی مصیبت کے آنے پر کہیں گے۔ اے ہمارے رب! تُو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا تاکہ ہم تیری

آیتوں کے پیچھے چلتے اور مومنوں سے بن جاتے تو شاید ہم تجھے رسول بنا کر نہ بھیجتے مگر کفار پر حُجّت قائم کرنا ضروری تھا۔

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ۝ (بنی اسرائیل: ۱۶)

اور ہم کسی قوم پر ہرگز عذاب نہیں بھیجتے جبتک ان کی طرف کوئی رسول نہ بھیج لیں۔

گمراہی اور فساد پھیلنے پر نبی مبعوث ہوتا ہے:۔

وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ۝ (الصّٰفّٰت: ۷۲، ۷۳)

اور ان سے پہلے بہت سی پہلی قومیں بھی گمراہ ہو چکی ہیں اور ہم ان میں رسول بھیج چکے ہیں۔

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝

(الروم: ۴۲)

اس زمانہ میں خشکی اور تری میں لوگوں کے کاموں کی وجہ سے فساد نمایاں ہو گیا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا لوگوں کو ان کے عملوں کے کچھ حصّے کی سزا اِس دُنیا میں دے گا تاکہ وہ نافرمانی سے لَوٹ آئیں۔

امورِ غیبیہ پر کثرت سے اطلاع پانا نبی ہونے کی علامت ہے:۔

عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ۝ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ۔

(جن: ۲۷، ۲۸)

غیب کا جاننے والا وہی خُدا ہے اور وہ اپنے غیب پر کسی کو غالب نہیں کرتا سوائے ایسے رسول کے جس کو وہ ایسے کام کے لئے پسند کر لیتا ہے۔

پیشگوئیوں کا ایک حصّہ پُورا ہو جانا سچائی کی علامت ہے:۔

وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ۝

(مومن: ۲۹)

اگر وہ جھُوٹا ہے تو اس کے جھُوٹ کا وبال اسی پر پڑے گا اور اگر وہ سچّا ہے تو اس کی کی ہوئی بعض انذاری پیشگوئیاں تمہارے متعلق پوری ہو جائینگی اللہ حد سے بڑھے ہوئے اور کذّاب کو کبھی کامیاب نہیں کرتا۔

جھُوٹا مدعیٔ نبوّت کامیاب نہیں ہوتا:۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ (انعام: ۲۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اس سے زیادہ ظالم کون ہو سکتا ہے جو
اللہ پر جھوٹ باندھتا ہے یا اس کے نشانات کو جھٹلاتا
ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ ظالم کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی
عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوْ کَذَّبَ
بِاٰیٰتِہٖ ؕ اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝

(یونس : ۱۸)

جو اللہ پر بہتان باندھے یا اس کے نشانات کو
جھٹلائے اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا۔ یہ یقینی بات
ہے کہ مجرم لوگ کامیاب نہیں ہوتے۔

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَیْنَا بَعْضَ
الْاَقَاوِیْلِ ۝ لَاَخَذْنَا مِنْہُ
بِالْیَمِیْنِ ۝ ثُمَّ لَقَطَعْنَا
مِنْہُ الْوَتِیْنَ ۝ فَمَا مِنْکُمْ
مِّنْ اَحَدٍ عَنْہُ حٰجِزِیْنَ ۝

(الحاقۃ : ۴۵ تا ۴۸)

اور اگر یہ شخص ہماری طرف جھوٹا الہام منسوب
کرتا۔ خواہ ایک ہی ہوتا۔ تو ہم یقیناً اس کو دائیں ہاتھ
سے پکڑ لیتے اور اس کی رگِ گردن کاٹ دیتے۔ سو اس
صورت میں تم میں سے کوئی بھی نہ ہوتا جو اسے خدا کے
عذاب سے بچا سکتا۔

سچا مدعی نبوت کامیاب ہوتا ہے:۔

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یَوْمَ یَقُوْمُ الْاَشْہَادُ ۝

(مومن : ۵۲)

ہم اپنے رسولوں کی اور ان پر ایمان لانے
والوں کی اِس دُنیا میں بھی ضرور مدد کریں گے اور اس
دن بھی جبکہ گواہ کھڑے ہوں گے۔

کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ
رُسُلِیْ ؕ اِنَّ اللّٰہَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ ۝

(مجادلہ : ۲۲)

اللہ نے فیصلہ کر چھوڑا ہے کہ میں اور میرے
رسول غالب آئیں گے۔ اللہ یقیناً طاقتور اور غالب
ہے۔

اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا نَاْتِی
الْاَرْضَ نَنْقُصُہَا مِنْ اَطْرَافِہَا ؕ
وَاللّٰہُ یَحْکُمُ لَا مُعَقِّبَ
لِحُکْمِہٖ ؕ (رعد : ۴۲)

اور کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ ہم ملک کو اس کی
تمام اطراف سے کم کرتے چلے آ رہے ہیں۔ اور فیصلہ تو اللہ
کرتا ہے۔ کوئی اس کے فیصلے کو تبدیل کرنے والا نہیں۔

دعویٰ سے پہلے بے عیب زندگی رکھنے والا صادق ہے:۔

فَقَدْ لَبِثْتُ فِیْکُمْ عُمُرًا
مِّنْ قَبْلِہٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝

(یونس : ۱۷)

اس سے پہلے میں ایک عرصہ دراز تم میں گزار
چکا ہوں۔ کیا پھر بھی تم عقل سے کام نہیں لیتے؟

قَالُوْا یٰصٰلِحُ قَدْ کُنْتَ
فِیْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ ھٰذَا۔

(ہود : ۶۳)

انہوں نے کہا۔ اے صالح! اس سے پہلے تو تُو ہمارے درمیان آئندہ کے لئے امید کی جگہ سمجھا جاتا تھا۔

صالح مسلمانوں سے وعدۂ خلافت :۔

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ
فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ
مِنْ قَبْلِھِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ
دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ
وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ
خَوْفِھِمْ اَمْنًا۔

(نور : ۵۶)

اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسبِ حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا۔ اور جو دین اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے وہ ان کے لئے اسے مضبوطی سے قائم کر دے گا۔ اور ان کے خوف کی حالت کے بعد وہ ان کے لئے امن کی حالت تبدیل کر دے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ ثانیہ کا وعدہ :۔

ھُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ
رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ
اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ
الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ ق وَاِنْ
کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ
مُّبِیْنٍ ۙ وَّاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ
لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ ؕ وَھُوَ
الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۝

(جمعہ : ۳، ۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہی خدا ہے جس نے ایک اَن پڑھ قوم کی طرف اسی میں سے ایک شخص کو رسول بنا کر بھیجا جو باوجود اَن پڑھ ہونے کے ان کو خدا کے احکام سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور ان کو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔ گو وہ اس سے پہلے بڑی بھول میں تھے اور ان کے سوا ایک دوسری قوم میں بھی وہ اس کو بھیجے گا جو ابھی تک ان سے نہیں ملی اور وہ غالب اور حکمت والا ہے۔

نوٹ :۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تصریحات کے مطابق مسیح اور مہدی کا آنا ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ ثانیہ ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیشگوئی :۔

وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ
مِنْۢ بَعْدِی اسْمُہٗٓ اَحْمَدُ ؕ

(صف : ۷)

اور ایک ایسے رسول کی خبر دیتا ہوں جو میرے بعد

آئے گا جس کا نام احمد ہوگا۔

نوٹ:۔ مسیح اور مہدی ہی صفت احمدیت کا مظہر ہے جس کا کام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مکّی زندگی سے مشابہ ہے۔

اسلام کا غلبہ تمام ادیان پر مقدّر ہے:۔

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ
بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ
عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ ۔

(توبہ: ۳۳، فتح: ۲۹، صف: ۱۰)

وہی خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق دے کر بھیجا تا کہ باقی تمام دینوں پر اسے غالب کر دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نوٹ:۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تصریح اور قدیم مُفسّرین کی تشریح کے مطابق یہ غلبہ مسیح اور مہدی کے وقت میں مقدّر ہے۔

غلبۂ اسلام کی مختلف صورتیں:۔

اَلَمْ تَرَ كَیْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ
مَثَلًا كَلِمَةً طَیِّبَةً كَشَجَرَةٍ
طَیِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا
فِی السَّمَآءِ ۙ تُؤْتِیْٓ اُكُلَهَا
كُلَّ حِیْنٍۢ بِاِذْنِ رَبِّهَا ؕ

(ابراہیم: ۲۵، ۲۶)

کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے کس طرح ایک کلامِ پاک کے متعلق حقیقتِ حال کو بیان کیا ہے۔ وہ ایک پاک درخت کی طرح ہوتا ہے جس کی جڑھ مضبوطی کے ساتھ قائم ہوتی ہے اور اس کی ہر ایک شاخ آسمان کی بلندی میں پہنچی ہوتی ہے۔ وہ ہر وقت اپنے رب کے اِذن سے اپنا تازہ پھل دیتا ہے۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ
وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۔

(حجر: ۱۰)

اِس ذکر یعنی قرآن کو ہم نے ہی اُتارا ہے اور ہم یقیناً اس کی حفاظت کریں گے۔

اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِیْمٌ ۙ
فِیْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ۙ
لَّا یَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ؕ

(الواقعہ: ۷۸ تا ۸۰)

یقیناً یہ قرآن بڑی عظمت والا ہے اور ایک چھپی ہوئی کتاب یعنی فطرتِ انسانی میں موجود ہے۔ اس قرآن کی حقیقت کو وہی لوگ پاتے ہیں جو مطہّر ہوتے ہیں۔

وَمَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ
كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَهٗ
فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى
عَلٰى سُوْقِهٖ ۔

(فتح: ۳۰)

اور انجیل میں ان کی حالت یوں بیان ہے کہ وہ ایک کھیتی کی طرح ہوں گے جس نے پہلے تو اپنی

روئیدگی نکالی۔ پھر اس کو آسمانی اور زمینی غذا سے مضبوط کیا اور وہ روئیدگی اور مضبوط ہوگئی۔ پھر اپنی جڑ پر مضبوطی سے قائم ہوگئی۔

نبوّت ختم ہونے کا عقیدہ پرانا ہے:۔

وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ
مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا
زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ
بِهٖ حَتّٰٓى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ
لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ
رَسُوْلًا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ
اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ
مُّرْتَابُ ۝ (مومن : ۳۵)

اور یوسف اس سے پہلے دلائل کے ساتھ تمہارے پاس آچکا ہے مگر تم جو کچھ وہ تمہارے پاس لایا تھا اسکے بارہ میں شک ہی میں رہے یہاں تک کہ جب وہ فوت ہوگیا تو تم نے کہنا شروع کر دیا کہ اللہ اس کے بعد کوئی رسول مبعوث نہیں کرے گا۔ اسی طرح اللہ ہر حد سے گزرنے والے اور شبہ کرنے والے کو گمراہ قرار دیتا ہے۔

وَاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ
اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۝

(جن : ۸)

اور یقیناً وہ جن بھی یقین رکھتے تھے جس طرح تم یقین رکھتے ہو کہ اللہ کسی کو نبی بنا کر مبعوث نہیں کرے گا۔ اسی طرح اللہ

نہیں کرے گا۔
مگر خدا تعالیٰ نبی بھیجتا چلا گیا۔

انبیاء کے مخالفین کا حربہ:۔

يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ
مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ
اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝

(یٰسٓ : ۳۱)

ہائے افسوس بندوں پر کہ جب کبھی بھی کوئی رسول ان کے پاس آتا ہے وہ اس کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنے لگ جاتے ہیں اور تمسخر کرنے لگتے ہیں۔

تصدیق محمدی سے نبوّت کا اثبات:۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ
مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ
اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۭ وَ
كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝

(احزاب : ۴۱)

نہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) تم میں سے کسی مرد کے باپ تھے۔ نہ ہیں۔ نہ ہوں گے۔ لیکن اللہ کے رسول ہیں بلکہ اس سے بھی بڑھ کر نبیوں کی مُہر ہیں اور اللہ ہر ایک چیز سے خوب آگاہ ہے۔

نوٹ:۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جسمانی لحاظ سے نرینہ اولاد نہیں تھی اِس لئے صلبی فرزند سے آپ کا سلسلہ جاری نہ رہ سکا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیکن رسول اللہ ہونے کے اعتبار سے تمام حقیقی مومن آپؐ کی روحانی اولاد ہیں اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ پھر خاتم النبیین ہونے کی وجہ سے تمام نبیوں کی نبوّت کا اثبات بھی آپؐ کی مُہرِ نبوّت کی تصدیق کا مرہونِ منت ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دُنیا میں تشریف آوری سے پہلے جو نبی آئے وہ بالواسطہ نورِ محمدیؐ سے حصّہ پانے والے تھے۔ مگر آپؐ کی امّت میں سے نبی بننے والے کا سارا وجود بلاواسطہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کے نُور سے منور ہے اِسی لئے مندرجہ بالا آیت کے بعد آیت ۴۷ میں آپؐ کو سِرَاجًا مُّنِیْرًا یعنی چمکتا ہُوا سُورج قرار دیا گیا اور آیت ۴۸ میں فرمایا وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَھُمْ مِّنَ اللّٰہِ فَضْلًا کَبِیْرًا ۝ کہ حقیقی مومن بہت بڑے فضلوں کی بشارت کے مستحق ہیں۔ ظاہر ہے کہ انعامِ نبوت بہت بڑا فضلِ الٰہی ہے جو آفتابِ نبوّت کی رُوحانی شعاعوں کے مورد پر نازل ہونا مقدّر ہے۔ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ۝

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"ہم اِس بات کے گواہ ہیں اور تمام دُنیا کے سامنے اِس شہادت کو ادا کرتے ہیں کہ ہم نے اس حقیقت کو جو خدا تک پہنچاتی ہے قرآن سے پایا۔ ہم نے اُس خُدا کی آواز سُنی اور اُس کے پُرزور بازو کے نشان دیکھے جس نے قرآن کو بھیجا۔ سو ہم یقین لائے کہ وہی سچّا خدا اور تمام جہانوں کا مالک ہے۔ ہمارا دِل اِس یقین سے ایسا پُر ہے جیسا کہ سمندر کی زمین پانی سے۔ سو ہم بصیرت کی راہ سے اس دین اور اس روشنی کی طرف ہر ایک کو بُلاتے ہیں۔ ہم نے اس نُورِ حقیقی کو پایا جس کے ساتھ ظلماتی پردے اُٹھ جاتے ہیں اور غیر اللہ سے درحقیقت دِل ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ یہی ایک راہ ہے جس سے اِنسان نفسانی جذبات اور ظلمات سے ایسا باہر آجاتا ہے جیسا کہ سانپ اپنی کینچلی سے۔"

(کتاب البریّہ صـ ۶۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآنِ مجید کی طرح احادیث میں بھی ہدایت کا سامان موجود ہے ان کی پیروی سے ایمان و عرفان میں اضافہ ہوتا ہے اور ایک سچّا مسلمان نیکی اور تقویٰ کے اتنے اُونچے مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فریفتہ و قربان ہونا چاہتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس سے ملنے کے مُشتاق۔ چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وَاشوقَاہ اِلیٰ اخوانِی الَّذِینَ یَأتُونَ بَعدِی

(الانسان الکامل جلد ۲)

یعنی اے کاش کہ مَیں اپنے ان بھائیوں سے ملتا جو میرے بعد آئینگے

یہ مسیح موعود اور مہدیٔ معہود علیہ السّلام کی جماعت پر بھی صادق آتا ہے کیونکہ حضرت امام مہدیٔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بروزِ کامل ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند مقام امام مہدیٔ کی عظیم شخصیّت فرزندِ رسُولؐ کے بالقوہ نبی ہونے اور اِس اُمّت کے امام کے ظہور کے بارہ میں احادیث آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احادیث کی رو سے

سابقہ انبیاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں:۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوکان موسٰی وعیسٰی حیّین لما وسعھما الا اتباعی کہ اگر موسٰی وعیسٰی علیہما السلام زندہ ہوتے تو ان کو میری پیروی کے بغیر کوئی چارہ نہ ہوتا۔ (فتح البیان۔ حاشیہ جلد ۲ صفحہ ۲۴۶ و مرقاۃ جلد ۵ صفحہ ۵۶۴ و شرح مواہب اللدنیہ جلد ۶ صفحہ ۳۷ و طبرانی کبیر و ابنِ کثیر وغیرہ)

نوٹ:۔ حدیث معراج میں ذکر ہے کہ تمام نبیوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ اِس طرح آپؐ تمام اوّلین و آخرین کے امام اور مقتداء قرار پائے۔

ایک فیصلہ کُن حدیثِ قُدسی ــــ اُمّتی ہی نبی ہوگا۔ کوئی نبی اُمّتی نہ بن سکے گا!:۔

واخرج ابونعیم فی الحلیۃ عن انسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوحی اللہ الٰی موسٰی نبیّ بنی اسرائیل انہ من لقینی وھو جاحد باحمد ادخلتہ النّار۔ قال یاربّ ومن احمد۔ قال ماخلقت خلقاً اکرم علیّ منہ۔ کتبت اسمہ مع اسمی فی العرش قبل ان اخلق السمٰوٰت والارض۔ ان الجنّۃ محرّمۃ علٰی جمیع خلقی حتّٰی یدخلھا ھو وامّتہ۔ قال ومن امّتہ قال الحمادون۔ یحمدون صعودًا وھبوطًا وعلٰی کلّ حال یشدون اوساطھم ویطھّرون اطرافھم۔ صائمون بالنّھار۔ رھبان باللّیل۔ اقبل منھم الیسیر واُدخلھم الجنّۃ بشھادۃ ان لاالٰہ الّا اللہ۔ قال اجعلنی نبیّ تلک الامّۃ۔ قال نبیّھا منھا۔ قال اجعلنی من اُمّۃ ذٰلک النّبیّ۔ قال استقدمت واستأخر ولٰکن ساجمع بینک و بینہ فی دار الجلال۔

ترجمہ:۔ ابونعیم نے اپنی کتاب حِلیہ میں حضرت

انسؓ کی روایت سے یہ حدیث لکھی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف یہ وحی کی کہ جو احمد کا منکر ہونے کی حالت میں مجھ سے ملے گا میں اسے دوزخ میں ڈال دوں گا۔ موسیٰؑ نے عرض کیا۔ اے میرے رب! احمد کون ہیں؟ فرمایا۔ میں نے کوئی مخلوق ایسی پیدا نہیں کی جو میرے نزدیک احمد سے زیادہ معزز ہو۔ میں نے عرش پر احمد کا نام اپنے نام کے ساتھ اس وقت لکھا تھا جبکہ میں نے ابھی آسمان و زمین بھی پیدا نہیں کئے تھے۔ جب تک احمد اور ان کی اُمّت جنّت میں داخل نہ ہو جائیں ساری مخلوق پر جنّت میں داخلہ حرام ہے۔ موسیٰ نے سوال کیا۔ اس کی اُمّت کون لوگ ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ وہ بہت حمد کرنے والے ہیں۔ چڑھائی اور اترائی میں حمد باری کریں گے۔ اسلام کی خدمت میں کمربستہ رہیں گے۔ اپنے اعضاء و جوارح گناہوں سے پاک رکھیں گے۔ دن کو روزہ دار اور رات کو دُنیوی لذّات سے دستکش رہیں گے۔ ان کی چھوٹی چھوٹی نیکیاں بھی قبول کر کے بڑا اجر دوں گا اور لا الٰہ الّا اللہ کی گواہی دینے کی وجہ سے انہیں جنّت میں داخل کر دونگا موسیٰؑ نے عرض کیا کہ مجھے اس اُمّت کا نبی بنا دیں۔ فرمایا اِس اُمّت کا نبی اُمّت ہی سے ہوگا۔ موسیٰؑ نے درخواست کی کہ مجھے اسی نبی کی اُمّت میں شامل کر دیں۔ جواب ملا کہ آپ پہلے آئے ہیں وہ نبی احمد بعد میں ظہور فرما ہوں گے لیکن تمہیں احمد کے ساتھ دار الجلال میں اکٹھا کر دوں گا

(کفایۃ اللبیب فی خصائص الحبیب المعروف بالخصائص الکبریٰ

مؤلفہ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ)

اُمّتی نبی خلیفۂ رسول ہوگا:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

الا انّہٗ لیس بینی و
بینہ نبیٌّ ولا رسول۔
الا انّہٗ خلیفتی فی امّتی۔

یعنی سُن لو! میرے اور مسیح موعود کے درمیان نہ کوئی نبی ہوگا نہ رسول۔ اور پھر یہ بھی سُن لو کہ وہ میری اُمّت میں میرا خلیفہ ہوگا۔ (طبرانی فی الاوسط)

اِس خلافت کا وعدہ اُمّتِ محمدیہ کو سورہ نور آیت استخلاف میں دیا گیا ہے۔

اُمّتی نبی حضرت ابوبکرؓ سے بھی افضل ہوگا:۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

ابوبکر افضل ھٰذہ الامّۃ
اِلّا ان یکون نبیٌّ۔

کہ ابوبکر اس اُمّت کے تمام افراد سے افضل ہیں سوائے اس کے کہ کوئی اُمّتی نبی پیدا ہو جائے۔

(کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق وجامع الصغیر للسیوطی۔ حاشیہ)

فرزند رسولؐ بالقوہ نبی:۔

روایت ہے کہ:

لما مات ابراھیم ابن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال ان لہٗ مرضعًا
فی الجنّۃ ولو عاش لکان

مصدّقاً نبیّاً۔

یعنی جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزند حضرت ابراہیم فوت ہوئے تو آپؐ نے فرمایا کہ اس کی نگہداشت کے لئے جنّت میں ایک دایہ مقرر کی گئی ہے اور اگر وہ زندہ رہتا تو ضرور سچّا نبی ہوتا۔

(ابن ماجہ۔ کتاب الجنائز)

خدا کی قسم وہ نبی اور نبی کا بیٹا ہے:۔

عن علی ابن ابی طالب لما توفّی ابراھیم ارسل النّبی صلی اللہ علیہ وسلم الی امّہ مارية فجاءته وغسلته وكفّنته وخرج به وخرج النّاس معه فدفنه وادخل النّبیّ يده فی قبره فقال اما واللہ انه لنبیٌّ ابن نبیٍّ

حضرت علی ابن طالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب فرزند رسول حضرت ابراہیم فوت ہوگئے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کی والدہ حضرت ماریہ قبطیہ کو بلا بھیجا۔ وہ آئیں۔ بچّے کو غسل دیا اور کفن پہنایا اور آپؐ ان کا جنازہ لے کر دفن کے لئے نکلے اور لوگ بھی آپؐ کے ساتھ گئے۔ پھر آپؐ نے اپنا ہاتھ اس کی قبر میں داخل کیا اور فرمایا۔ خدا کی قسم بے شک یہ ضرور نبی ہے اور نبی کا بیٹا ہے۔

(الفتاوی الحدیثیہ صفحہ ۱۲۵ مؤلفہ امام ابن حجر الہیثمی رحمۃ اللہ علیہ)

اُمّت کا امام اُمّت میں سے ہوگا:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم واما مکم منکم

یعنی تم کتنے خوش قسمت ہوگے جب تم میں مسیح ابن مریم تشریف فرما ہوں گے۔ اور وہ تمہارے امام ہوں گے تمہی میں سے۔ (مسند احمد۔ بخاری مسلم۔ بیہقی بحوالہ دُرِّ منثور۔ جلد ۲ صفحہ ۲۴۲)

ابنِ مریم ہی امام مہدی ہیں:۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لا المھدی الّا عیسٰی ابن مریم۔

یعنی مہدی اور عیسیٰ ابن مریم ایک ہی وجود کے دو نام ہیں۔ (ابنِ ماجہ)

نبوت اور خلافت اُمّتِ محمدیہ میں:۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الخلافة فیکم والنّبوّة

کہ تم میں خلافت بھی ہے اور نبوت بھی۔

(ابن عساکر۔ بروایت ابوہریرہ۔ بحوالہ کنز العمال)

رسول اللہ کا سلام پہنچائیں:۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الا انّہٗ یقتل الدجّال و یکسر الصلیب ویضع الجزیة وتضع الحرب

اوزارھا۔ الا ومن ادرکہ
فلیقرء علیہ السلام۔

یعنی سُنو! بے شک وہ دجّال کو قتل کریگا اور صلیب کو توڑے گا (یعنی عیسائیوں کے غلط مذہبی عقائد کو دلائل سے پاش پاش کرے گا) اور جزیہ موقوف کر دے گا (یعنی مذہبی جنگیں اس کے وقت میں نہیں ہوں گی) اور لڑائی اپنے اوزار رکھ دے گی۔ سُنو! جو تم میں سے اسے پائے اسے سلام کہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(طبرانی الاوسط والصغیر)

ہر صدی کے آخر میں مجدّد کا ظہور :۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ
عنہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلّم
ان اللہ یبعث لھٰذہ الامّۃ
علیٰ رأس کل مائۃ سنۃ
من یجدّد لھا دینھا۔

کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ اس امّت کے لئے ہر صدی کے سر پر ایک مجدّد مبعوث فرمایا کرے گا جو آکر دین کی تجدید کرے گا۔

(ابوداؤد کتاب الفتن۔ مشکوٰۃ کتاب العلم)

امام مہدی کی خاص علامات :۔

انّ لمھدینا أیتین لم
تکونا منذ خلق السّمٰوٰت
والارض۔ ینکسف القمر
لاوّل لیلۃ من رمضان
وتنکسف الشمس فی النّصف
منہ۔

یعنی ہمارے مہدی کی صداقت کے دو نشان ہیں اور صداقت کے یہ دونوں نشان کبھی کسی کے لئے جب سے یہ دُنیا بنی ہے ظاہر نہیں ہوئے۔ رمضان کے مہینے میں قمر کو تیرھویں تاریخ کو اور سُورج کو اٹھائیسویں تاریخ کو گرہن لگے گا۔

(دار قطنی صـ۱۸۸۔ روایت امام محمد باقر)

موعود امام فارسی الاصل ہے :۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ
عنہ قال کنّا جلوسًا عند
النّبی صلی اللہ علیہ وسلم
وانزلت علیہ سورۃ الجمعہ
واٰخرین منھم۔ قیل منھم
یارسول اللہ۔ فلم یراجعہ
حتّٰی سأل ثلاثًا وفینا
سلمان الفارسی ووضع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یدہ علیٰ سلمان
ثمّ قال لو کان الایمان
عند الثریّا لنالہ رجال
او رجل من ھٰؤلاء۔

ترجمہ :۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے

پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ سورہ جمعہ آپؐ پر نازل ہوئی جس میں یہ آیت بھی تھی واٰخرین منھم لمّا یلحقوا بھم۔ حضورؐ سے دریافت کیا گیا کہ یارسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں جن کا ذکر اِس آیت واٰخرین منھم میں ہے۔ آپؐ نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ حتّٰی کہ سوال تین دفعہ دہرایا گیا۔ اسی مجلس میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے تھے حضورؐ نے اپنا ہاتھ ان پر رکھ کر فرمایا اگر ایمان ثریا کے پاس بھی ہوگا تو ان (اہلِ فارس) میں سے ایک شخص یا ایک سے زائد اشخاص اس کو پالیں گے۔

(بخاری۔ کتاب التفسیر۔ زیرِ تفسیر سورہ جمعہ)

حدیث کی ایک اَور کتاب فردوس الاخبار دیلمی میں اِس روایت کا آخری حصّہ یوں درج ہے:۔

فقالوا یارسول اللہ من
ھٰؤلاء الّذین ذکرھم اللہ
فضرب علٰی فخذ سلمان
فقال قوم ھٰذا۔ (دیلمی صـ۱۶۲)

اِس حدیث کا بھی وہی مفہوم ہے جو اوپر لکھا جا چکا ہے کہ بعثتِ ثانیہ کے وقت آپ کا ہم وزن کامل فارسی قوم کا ایک فرد ہوگا جسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک خاص نسبت ہوگی اور اپنے اِس امتیازی مقام کی وجہ سے حضرت سلمان فارسی کی طرح اہلِ بیت میں سے شمار کیا جائے گا حالانکہ حضرت سلمان نہ عرب تھے نہ اولاد فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا میں سے تھے۔

مسیح موعود اور امام مہدی کا کام ــ انصاف سے فیصلہ کرنا:۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

یوشك من عاش منکم ان
یلقی عیسی ابن مریم
اماما مھدیا وحکما
عدلا فیکسر الصلیب
ویقتل الخنزیر۔
الی آخر الحدیث

ترجمہ:۔ تم میں سے جو زندہ رہے گا قریب ہے کہ وہ عیسٰے ابن مریم کو دیکھ لے درانحالیکہ وہی امام مہدی ہوں اور انصاف سے فیصلہ کرنے والے حَکَم بھی۔

(مسند امام احمد بن حنبل جلد ۲ صـ۴۱۱)

حدیث سے ظاہر ہے کہ مسیح موعود اور امام مہدی ایک ہی وجود کے دو نام ہیں۔ ان کا کام نئی شریعت یا نیا دین لانا نہیں بلکہ مسلمانوں کے فرقوں کے اختلافات ختم کر کے انہیں صحیح اسلامی شریعت پر جمع کرنا ہے۔ اس فیصلے کے خلاف کوئی اپیل نہیں۔ نہ ہی امام مہدی کی عدالت سے بڑی کوئی عدالت متصوّر ہو سکتی ہے۔ قرآن و حدیث کا مغز امام مہدی کو عطا کیا جائے گا۔ اِس لئے اس کا فیصلہ اٹل اور آخری ہوگا۔

خلافت علٰی منہاج النبوّت دوبارہ قائم ہوگی:۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تکون النبوّۃ فیکم ماشاء اللہ
... ثم تکون خلافۃ علٰی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منہاج النبوۃ ماشاء اللہ
.... ثم تکون ملکا عاضّاً
فتکون ماشاء اللہ .... ثمّ
تکون خلافۃ علیٰ منہاج
النبوّۃ -

یعنی تم میں جب تک خدا تعالیٰ چاہے گا دورِ نبوّت چلائے گا پھر خلافتِ راشدہ قائم ہوگی اور جب تک خدا تعالیٰ چاہے گا قائم رہے گی۔ پھر ظالم بادشاہوں کا دورِ ملوکیت آئے گا اور جب تک قضاء وقدر اسے قائم رکھے گی چلتا چلا جائے گا۔ اس کے بعد پھر خلافتِ راشدہ کا دورِ سعادت آئے گا۔

(احمد، بیہقی، مشکوٰۃ کتاب الفتن صـ۴۶۱)

آنیوالے موعود کو چار دفعہ نبی اللہ کہہ کر پکارا گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت نواس بن سمعان کی طویل حدیث میں ہے کہ:-

ویُحصر نبی اللہ عیسٰی و
اصحابہٗ .... فیرغب عیسٰی
نبی اللہ ... ثمّ یھبط نبی
اللہ عیسٰی و اصحابہٗ ....
فیرغب نبی اللہ عیسٰی و
اصحابہٗ الی اللہ۔

گویا ایک ہی حدیث میں آنے والے کو چار بار نبی اللہ کہہ کر اس کا امتی نبی ہونا ثابت کر دیا ہے جیسا کہ اُوپر حدیث گزر چکی ہے کسی دوسری امّت کا نبی تو نہ اس اُمّت کا فرد ہو سکتا ہے نہ اس کی طرف نبی بن کر آسکتا ہے البتہ امام مہدی علیہ السلام کو یہ شرف بخشا گیا کہ وہ اُمّتِ محمدیہ میں سے ہوتے ہوئے نبوّتِ محمدی کے عکس اور بروزِ کامل بنائے گئے ہیں۔ اولیائے اُمّت نے کہا ہے کہ اِس کی وجہ یہ ہے کہ امام مہدی کا باطن ظلّی طور پر باطنِ محمدؐ ہی ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔

(مندرجہ بالا حدیث صحیح مسلم میں ذکرِ دجّال کے ضمن میں درج ہے اور مشکوٰۃ باب العلامات بین یدی الساعۃ وذکر الدجّال میں بھی ہے)

حضرت عیسٰی علیہ السّلام کی عمر ۱۲۰ سال تھی:-

اخرج الطبرانیّ فی الکبیر
بسند رجالٍ ثقاتٍ عن عائشۃ
رضی اللہ عنہا ... ان عیسٰی
ابن مریم عاش عشرین و
مئۃ سنۃ (مواہب اللدنیہ جلد ۱ صـ۴۲، جلالین زیر آیت یٰعیسٰی
اِنّی متوفّیک، ابن کثیر برحاشیہ فتح البیان جلد ۲ صـ۲۴۶)

ترجمہ:- طبرانی کبیر میں ثقہ راویوں کے واسطے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بیان کردہ یہ حدیث موجود ہے جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسٰی بن مریم ایک سو بیس سال زندہ رہے۔

فوت ہونے والے مسیح کا حُلیہ:-

حضرت عیسٰی بن مریم علیہ السّلام کا حُلیہ بیان کرتے ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

فامّا عیسٰی فاحمر جعدٌ

عریض المصدر۔

کہ عیسٰی بن مریم سُرخ رنگ، گھنگھریالے بالوں والے تھے اور ان کا سینہ چوڑا تھا۔ (بخاری جلد ۲)

آنیوالے موعود مسیح کا حُلیہ :۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے رؤیا میں آنیوالے مسیح کو دیکھا جس نے دجّال کو قتل کرنا تھا۔ اس کی شکل و شباہت یوں بیان فرمائی :۔

فاذا رجل ادم کاحسن ما
یُرٰی من اُدم الرجّال
تضرب لِمّته بین منکبیه
رجل الشعر۔ (بخاری جلد ۲)

ترجمہ :۔ میں نے ایک گندمی رنگ والے شخص کو دیکھا جو بہت ہی خوبصورت تھا۔ اس کے سر کے بال سیدھے اور لمبے تھے کندھوں کے درمیان تک پہنچتے تھے۔

ہلاکت سے بچنے کا طریق :۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

کیف تهلك اُمّة انا اولها
وعیسٰی ابن مریم اٰخرها۔
(ابن ماجہ)

یعنی وہ امّت کیونکر ہلاکت کا شکار ہو سکتی ہے جس کے ابتداء میں میں اور آخر میں عیسٰی بن مریم ہوں۔

نوٹ :۔ مندرجہ بالا احادیث کمال صفائی سے بتا رہی ہیں کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام وفات یافتہ انبیاء میں شامل ہو چکے ہیں۔ ان کی عمر ایک سو بیس سال۔ رنگ سُرخ اور بال گھنگھریالے تھے۔ اور جس موعود نے اُمّتِ محمدیہ میں سے ہو کر مسیح کا لقب پانا ہے اس کا رنگ گندم گوں اور بال سیدھے ہیں۔ اس پر ایمان لانا امّتِ محمدیہ کو ہلاکت سے بچانے کا ضامن ہے۔ گویا مسیح ناصری اور مسیح محمدی دو الگ الگ وجود ہیں جو بعض صفات میں ایک دوسرے سے مشابہت رکھنے کی وجہ سے ایک ہی نام سے پکارے گئے ہیں۔

بعض مسلمان یہود و نصاریٰ کے نقشِ قدم پر :۔

صحیح بخاری جلد ۴ صفحہ ۱۸۹ مطبوعہ مصر میں یہ حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لتتّبعُنّ سنن من قبلکم
شبرًا بشبرٍ ذراعًا بذراعٍ حتّٰی
لو دخلوا جحر ضبٍّ تبعتموهم
قلنا یا رسول اللہ الیهود
والنصارٰی۔ قال فمن۔

ترجمہ :۔ تم لوگ پہلی قوموں کی ضرور پیروی کرو گے اور اس طرح ان کے مشابہ ہو جاؤ گے جس طرح ایک بالشت دوسری بالشت کے مشابہ ہوتی ہے یا ایک انسان کا ایک ہاتھ اس کے دوسرے ہاتھ کے مشابہ ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر وہ لوگ گوہ کے سوراخ میں داخل ہوئے تھے تو تم بھی ان کی پیروی میں ویسا ہی کرو گے۔ ہم نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول آپ کی مراد یہود و نصاریٰ سے ہے۔ فرمایا تو اَور کون؟

گویا جس طرح اُمّتِ محمدیہ کا ایک کامل فرد اسرائیلی نبی کا نام پائے گا اسی طرح بعض کمزور مسلمان یہود و نصاریٰ سے مشابہت اختیار کریں گے۔

حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

"مَیں تجھے برکت دوں گا اور بہت برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔" (کتاب البریہ صـ ۱۶۲)

◉ اللہ تعالیٰ ◉ اِسلام ◉ رسُول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
◉ قرآن کریم ◉ اپنے دعویٰ ◉ بعثت کی غرض اور کام
کے متعلق

حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی معہود

علیہ الصلوٰۃ والسلام

نے فرمایا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ

(۱)

"یہ بات بغیر کسی بحث کے قبول کرنے کے لائق ہے کہ وہ سچّا اور کامل خدا جس پر ایمان لانا ہر ایک بندہ کا فرض ہے وہ رب العالمین ہے اور اُس کی ربوبیت کسی خاص قوم تک محدود نہیں اور نہ کسی خاص زمانہ تک اور نہ کسی خاص ملک تک بلکہ وہ سب قوموں کا رب ہے اور تمام زمانوں کا رب ہے اور تمام مکانوں کا رب ہے اور تمام ملکوں کا وہی رب ہے اور تمام فیضوں کا وہی سرچشمہ ہے اور ہر ایک جسمانی اور روحانی طاقت اُسی سے ہے اور اُسی سے تمام موجودات پرورش پاتی ہیں اور ہر ایک وجود کا وہی سہارا ہے۔"

(پیغامِ صلح صفحہ ۱۰)

(۲)

"میری ہمدردی کے جوش کا اصل محرک یہ ہے کہ مَیں نے ایک سونے کی کان نکالی ہے اور مجھے جواہرات کے معدن پر اطلاع ہوئی ہے۔ اور مجھے خوش قسمتی سے ایک چمکتا ہوا اور بے بہا ہیرا اس کان سے ملا ہے اور اس کی اِس قدر قیمت ہے کہ اگر مَیں اپنے ان تمام بنی نوع بھائیوں میں وہ قیمت تقسیم کروں تو سب کے سب اس شخص سے زیادہ دولتمند ہو جائیں گے جس کے پاس آج دُنیا میں سب سے بڑھ کر سونا چاندی ہے۔ وہ ہیرا کیا ہے؟ سچّا خدا اور اس کو حاصل کرنا یہ ہے کہ اس کو پہچاننا اور سچّا ایمان اس پر لانا اور سچّی محبت کے ساتھ اس سے تعلق پیدا کرنا اور سچّی برکات اُس سے پانا۔ پس اِس قدر دولت پاکر سخت ظلم ہے کہ مَیں بنی نوع کو اس سے محروم رکھوں اور وہ بھوکے مریں اور مَیں عیش کروں۔ یہ مجھ سے ہرگز نہیں ہو گا۔ میرا دل ان کے فقر و فاقہ کو دیکھ کر کباب ہو جاتا ہے۔ ان کی تاریکی اور تنگ گزرانی پر میری جان گھٹتی جاتی ہے۔ مَیں چاہتا ہوں کہ آسمانی مال سے ان کے گھر بھر جائیں اور سچائی اور یقین کے جواہر ان کو اتنے ملیں کہ اُن کے دامنِ استعداد پُر ہو جائیں۔" (اربعین صفحہ ۱)

اِسلام

(۱)

"اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ اپنی گردن خدا کے آگے قربانی کے بکرے کی طرح رکھ دینا اور اپنے تمام ارادوں سے کھوئے جانا اور خدا کے ارادہ اور رضا میں محو ہو جانا اور خدا میں گُم ہو کر ایک موت اپنے پر وارد کر لینا اور اس کی محبّتِ ذاتی سے پورا رنگ حاصل کر کے محض محبّت کے جوش سے اس کی اطاعت کرنا نہ کسی اور بنا پر۔ اور ایسی آنکھیں حاصل کرنا جو محض اس کے ساتھ دیکھتی ہوں اور ایسے کان حاصل کرنا جو محض اس کے ساتھ سُنتے ہوں اور ایسا دل پیدا کرنا جو سراسر اس کی طرف جھکا ہوا ہو۔ اور ایسی زبان حاصل کرنا جو اس کے بُلائے بولتی ہو۔ یہ وہ مقام ہے جس پر تمام سلوک ختم ہو جاتے ہیں اور انسانی قویٰ اپنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذمّہ کا تمام کام کر چکتے ہیں اور پورے طور پر انسان کی
نفسانیت پر موت وارد ہو جاتی ہے تب خدا تعالےٰ کی
رحمت اپنے زندہ کلام اور چمکتے ہوئے نوروں کے ساتھ
دوبارہ اس کو زندگی بخشتی ہے اور وہ خدا کے لذیذ کلام
سے مشرف ہوتا ہے اور وہ دقیق در دقیق نور جس کو
عقلیں دریافت نہیں کر سکتیں اور آنکھیں اُس کی گنہ
تک نہیں پہنچ سکتیں۔ وہ خود انسان کے دل سے نزدیک
ہو جاتا ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے نحن اقرب
الیہ من حبل الورید یعنی ہم اسکی شاہ رگ
سے بھی زیادہ اس سے نزدیک ہیں۔ پس ایسا ہی وہ
اپنے قُرب سے فانی انسان کو مشرف کرتا ہے تب
وہ وقت آتا ہے کہ نابینائی دُور ہو کر آنکھیں روشن
ہو جاتی ہیں اور انسان اپنے خدا کو ان نئی آنکھوں
سے دیکھتا ہے اور اس کی آواز سُنتا ہے اور اس کی
نور کی چادر کے اندر اپنے تئیں لپٹا ہوا پاتا ہے تب
مذہب کی غرض ختم ہو جاتی ہے اور انسان اپنے خدا
کے مشاہدہ سے سفلی زندگی کا گندا چولا اپنے وجود پر
سے پھینک دیتا ہے اور ایک نُور کا پیراہن لیتا ہے
اور نہ صرف وعدہ کے طور پر اور نہ فقط آخرت کے
انتظار میں خدا کے دیدار اور بہشت کا منتظر رہتا ہے
بلکہ اسی جگہ اور اسی دُنیا میں دیدار اور گفتار اور
جنّت کی نعمتوں کو پا لیتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
انّ الّذین قالوا ربّنا اللہ ثمّ استقاموا
تتنزّل علیھم الملائکۃ الّا تخافوا
ولا تحزنوا وابشروا بالجنّۃ الّتی
کنتم توعدون۔ یعنی جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہمارا
خدا وہ خدا ہے جو جامع صفاتِ کاملہ ہے جس کی
ذات اور صفات میں اَور کوئی شریک نہیں۔ اور یہ
کہہ کر پھر وہ استقامت اختیار کرتے ہیں، اور کتنے ہی
زلزلے آویں اور بلائیں نازل ہوں اور موت کا سامنا
ہو ان کے ایمان اور صدق میں فرق نہیں آتا۔ ان پر فرشتے
اُترتے ہیں اور خدا ان سے ہمکلام ہوتا ہے اور کہتا ہے
کہ تم بلاؤں سے اور خوفناک دشمنوں سے مت ڈرو۔
اور نہ گزشتہ مصیبتوں سے غمگین ہو۔ مَیں تمہارے ساتھ
ہوں اور مَیں اِسی دُنیا میں تمہیں بہشت دیتا ہوں جس کا
تمہیں وعدہ دیا گیا تھا۔ پس تم اس سے خوش ہو۔ اب واضح
ہو کہ یہ باتیں بغیر شہادت کے نہیں اور یہ ایسے وعدے
نہیں کہ جو پورے نہیں ہوئے بلکہ ہزاروں اہلِ دل مذہب
اسلام میں اس روحانی بہشت کا مزا چکھ چکے ہیں۔ درحقیقت
اسلام وہ مذہب ہے جس کے سچے پیروؤں کو خدا تعالیٰ
نے تمام گزشتہ راستبازوں کا وارث ٹھہرایا ہے اور
ان کی متفرق نعمتیں اِس امّتِ مرحومہ کو عطا کر دی ہیں۔"

(لیکچر لاہور صفحہ ۲)

(۲)

"اے تمام وہ لوگو جو زمین پر رہتے ہو! اور
اے تمام وہ انسانی روحو جو مشرق اور مغرب میں آباد
ہو! مَیں پورے زور کے ساتھ آپ کو اِس طرف دعوت
کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچّا مذہب صرف اسلام ہے
اور سچّا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے
اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم ہے جس کی روحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا ہے کہ اُس کی پیروی اور محبّت سے ہم رُوح القدس اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں۔" (تریاق القلوب ص۱۱)

(۳)

"اب آسمان کے نیچے فقط ایک ہی نبی اور ایک ہی کتاب ہے یعنی حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم جو اعلیٰ و افضل سب نبیوں سے اور اتم و اکمل سب رسولوں سے اور خاتم الانبیاء اور خیر الناس ہیں۔ جن کی پیروی سے خدائے تعالیٰ ملتا ہے اور ظلماتی پردے اُٹھتے ہیں اور اِسی جہان میں سچّی نجات کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔"

(براہین احمدیہ ص۵۳۵ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

(۴)

ہزار ہزار شکر اس خداوند کریم کا ہے جس نے ایسا مذہب ہمیں عنایت فرمایا جو خدا دانی اور خدا ترسی کا ایک ایسا ذریعہ ہے جس کی نظیر کبھی اور کسی زمانہ میں نہیں پائی گئی۔ اور ہزار ہا درود اُس نبیؐ معصوم پر جس کے وسیلہ سے ہم اس پاک مذہب میں داخل ہوئے اور ہزار ہا رحمتیں نبی کریمؐ کے اصحاب پر ہوں جنہوں نے اپنے خونوں سے اس باغ کی آبپاشی کی۔

اسلام ایک ایسا بابرکت اور خدا نما مذہب ہے کہ اگر کوئی شخص سچّے طور پر اس کی پابندی اختیار کرے اور اُن تعلیموں اور ہدایتوں اور وصیّتوں پر کاربند ہو جائے جو خدا تعالیٰ کے پاک کلام قرآن شریف میں مندرج ہیں تو وہ اِسی جہان میں خدا کو دیکھ لے گا۔ وہ خدا جو دُنیا کی نظر سے ہزاروں پردوں میں ہے اُسکی شناخت کے لئے بجز قرآنی تعلیم کے اَور کوئی بھی ذریعہ نہیں۔ قرآن شریف معقولی رنگ میں اور آسمانی نشانوں کے رنگ میں نہایت سہل اور آسان طریق سے خدا تعالیٰ کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور اس میں ایک برکت اور قوتِ جاذبہ ہے جو خدا کے طالب کو دم بدم خدا کی طرف کھینچتی اور روشنی اور سکینت اور اطمینان بخشتی ہے اور قرآن شریف پر سچّا ایمان لانے والا صرف فلسفیوں کی طرح یہ ظنّ نہیں رکھتا کہ اس پُرحکمت عالم کو بنانے والا کوئی ہونا چاہیئے بلکہ وہ ایک ذاتی بصیرت حاصل کرکے اور ایک پاک رؤیت سے مشرف ہو کر یقین کی آنکھ سے دیکھ لیتا ہے کہ فی الواقع وہ صانع موجود ہے اور اس پاک کلام کی روشنی حاصل کرنے والا محض خشک معقولیوں کی طرح یہ گمان نہیں رکھتا کہ خدا واحد لاشریک ہے بلکہ صدہا چمکتے ہوئے نشانوں کے ساتھ جو اس کا ہاتھ پکڑ کر ظلمت سے نکالتے ہیں واقعی طور پر مشاہدہ کر لیتا ہے کہ درحقیقت ذات اور صفات میں خدا کا کوئی بھی شریک نہیں۔ اور نہ صرف اس قدر بلکہ وہ عملی طور پر دُنیا کو دکھا دیتا ہے کہ وہ ایسا ہی خدا کو سمجھتا ہے اور وحدتِ الٰہی کی عظمت ایسی اُس کے دل میں سما جاتی ہے کہ وہ الٰہی ارادہ کے آگے تمام دُنیا کو ایک مرے ہوئے کیڑے کی طرح بلکہ مطلق لاشئ اور سراسر کالعدم سمجھتا ہے۔"

(براہین احمدیہ حصّہ پنجم ص۱۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۵)

"وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا۔ نجوم میں نہیں تھا قمر میں نہیں تھا۔ آفتاب میں بھی نہیں تھا۔ وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرّد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا صرف انسان میں تھا یعنی انسانِ کامل میں جس کا اتمّ اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سیّد و مولیٰ سیّد الانبیاء سیّد الاحیاء محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ سو وہ نور اس انسان کو دیا گیا اور حسبِ مراتب اُس کے تمام ہمرنگوں کو بھی یعنی ان لوگوں کو بھی جو کسی قدر وہی رنگ رکھتے ہیں۔۔۔ اور یہ شان اعلیٰ اور اکمل اور اتمّ طور پر ہمارے سیّد ہمارے مولیٰ ہمارے ہادی نبی اُمّی صادق مصدوق محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی تھی۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۱۶۰)

(۶)

"مَیں ہمیشہ تعجّب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے۔۔۔ اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دُنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اُس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اُس کی جان گداز ہوئی اِس لئے خدا نے جو اُس کے دل کے راز کا واقف تھا اُس کو تمام انبیاء اور تمام اوّلین اور آخرین پر فضیلت بخشی اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۵)

(۷)

"دنیا میں کروڑہا ایسے پاک فطرت گزرے ہیں اور آگے بھی ہوں گے لیکن ہم نے سب سے بہتر اور سب سے اعلیٰ اور سب سے خوب تر اس مردِ خدا کو پایا ہے جس کا نام ہے محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ انّ اللہ و ملائکتہ یصلّون علی النّبیّ۔ یاایّھا الّذین اٰمنوا صلّوا علیہ وسلّموا تسلیمًا۔ ان قوموں کے بزرگوں کا ذکر تو جانے دو جن کا حال قرآن شریف میں تفصیل سے بیان نہیں کیا گیا صرف ہم ان نبیوں کی نسبت اپنی رائے ظاہر کرتے ہیں جن کا ذکر قرآن شریف میں ہے۔ جیسے حضرت موسیٰ، حضرت داؤد۔ حضرت عیسیٰ علیہم السلام اور دوسرے انبیاء۔ سو ہم خدا کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دنیا میں نہ آتے اور قرآن شریف نازل نہ ہوتا اور وہ برکات ہم بچشم خود نہ دیکھتے جو ہم نے دیکھ لئے تو ان تمام گزشتہ انبیاء کا صدق ہم پر مشتبہ رہ جاتا۔"

(چشمۂ معرفت صفحہ ۲۸۸)

(۸)

"ایک رات اِس عاجز نے اِس کثرت سے درود شریف پڑھا کہ دل و جان اس سے معطّر ہو گیا۔ اُس رات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خواب میں دیکھا کہ فرشتے آبِ زلال کی شکل پر نور کی مشکیں اِس عاجز کے مکان میں لئے آتے ہیں اور ایک نے ان میں سے کہا کہ یہ وہی برکات ہیں جو تُو نے محمدؐ کی طرف بھیجی تھیں۔ صلے اللہ علیہ وسلم۔"

(براہین احمدیہ صـ۵۷۶ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

(۹)

"میں بڑے یقین اور دعویٰ سے کہتا ہوں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر کمالاتِ نبوت ختم ہو گئے۔ وہ شخص جھوٹا اور مفتری ہے جو آپ کے خلاف کسی سلسلہ کو قائم کرتا ہے اور آپ کی نبوت سے الگ ہو کر کوئی صداقت پیش کرتا ہے اور چشمۂ نبوت کو چھوڑتا ہے میں کھول کر کہتا ہوں کہ وہ شخص لعنتی ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا آپ کے بعد کسی اَور کو نبی یقین کرتا ہے اور آپ کی ختمِ نبوت توڑتا ہے۔"

(الحکم ۱۰ جون ۱۹۰۵ء صـ۳)

(۱۰)

"ہم تو کہتے ہیں کہ کافر ہے وہ شخص جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت سے ذرّہ بھر اِدھر اُدھر ہوتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے رُوگردانی کرنے والا ہی ہمارے نزدیک جب کافر ہے تو پھر اس شخص کا کیا حال جو کوئی نئی شریعت لانے کا دعوےٰ کرے یا قرآن اور سنتِ رسول صلے اللہ علیہ وسلم میں تغیّر و تبدّل کرے یا کسی حکم کو منسوخ جانے۔" (الحکم ۶ مئی ۱۹۰۸ء صـ۵)

(۱۱)

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے۔ اور پُشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے۔ اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سُنا۔ کچھ جانتے ہو وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس اُمّی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اللّٰھمّ صلّ وسلّم وبارك علیه وآله بعدد همّه وغمّه وحزنه لهذه الامّة وانزل علیه انوار رحمتك الى الابد۔"

(برکات الدعاء صـ۱)

(۱۲)

"ہم یقینی اور قطعی طور پر ہر ایک طالبِ حق کو ثبوت دے سکتے ہیں کہ ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے آج تک ہر ایک صدی میں ایسے باخدا لوگ ہوتے رہے ہیں جن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ غیر قوموں کو آسمانی نشان دکھلا کر ان کو ہدایت دیتا رہا ہے جیسا کہ سید عبدالقادر جیلانی اور ابوالحسن خرقانی اور ابویزید بسطامی اور جنید بغدادی اور محی الدین ابن العربی اور ذوالنون مصری اور معین الدین چشتی اجمیری اور قطب الدین بختیار کاکی اور فرید الدین پاک پٹنی اور نظام الدین دہلوی اور شاہ ولی اللہ دہلوی اور شیخ احمد سرہندی رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ السلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں گزرے ہیں اور ان لوگوں کا ہزارہا تک عدد پہنچا ہے
اور اس قدر ان لوگوں کے خوارق علماء اور فضلاء کی
کتابوں میں منقول ہیں کہ ایک متعصب کو باوجود سخت
تعصب کے آخر ماننا پڑتا ہے کہ یہ لوگ صاحبِ خوارق
وکرامات تھے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ میں نے نہایت صحیح
تحقیقات سے دریافت کیا ہے کہ جہاں تک بنی آدم کے
سلسلہ کا پتہ لگتا ہے سب پر غور کرنے سے یہی ثابت ہوتا
ہے کہ جس قدر اسلام میں۔ اسلام کی تائید میں اور
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچائی کی گواہی میں آسمانی
نشان بذریعہ اسی امت کے اولیاء کے ظاہر ہوئے
اور ہو رہے ہیں ان کی نظیر دوسرے مذاہب میں ہرگز
نہیں۔ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس کی ترقی
آسمانی نشانوں کے ذریعہ سے ہمیشہ ہوتی رہی ہے۔
اور اس کے بے شمار انوار اور برکات نے خدا تعالیٰ کو
قریب کر کے دکھلا دیا ہے۔ یقیناً سمجھو کہ اسلام اپنے
آسمانی نشانوں کی وجہ سے کسی زمانہ کے آگے شرمندہ
نہیں۔" (کتاب البریہ صفحہ ۹۱)

قرآن کریم

(۱)

"میں یہ بھی اپنی جماعت کو نصیحت کرنی چاہتا
ہوں کہ وہ عربی سیکھیں کیونکہ عربی کی تعلیم کے بدوں
قرآن کریم کا مزا نہیں آتا۔ پس ترجمہ پڑھنے کے لئے
ضروری اور مناسب ہے کہ تھوڑا تھوڑا عربی زبان کو
سیکھنے کی کوشش کریں۔ آجکل تو آسان آسان طریق عربی
پڑھنے کے نکل آئے ہیں۔ قرآن شریف کا پڑھنا جبکہ ہر
مسلمان کا فرض ہے تو کیا اس کے معنے یہ ہیں کہ عربی زبان
سیکھنے کی کوشش نہ کی جاوے اور ساری عمر انگریزی اور
دوسری زبانوں کے حاصل کرنے میں کھودی جائے۔"
(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۸۵)

(۲)

"قرآن شریف نے ہمیں یہ سکھایا ہے کہ انسان مع
اپنی رُوح اور تمام قوتوں اور ذرّہ ذرّہ وجود کے خدا کی
مخلوق ہے جس کو اُس نے پیدا کیا۔ لہذا قرآن شریف
کی تعلیم کی رُو سے ہم خدا تعالیٰ کے خالص مِلک ہیں اور اس
پر ہمارا کوئی بھی حق نہیں جس کا ہم اُس سے مطالبہ کریں۔
یا جس کے ادا نہ کرنے کی وجہ سے وہ ملزم ٹھہر سکے۔ اسلئے
ہم اپنے مقابل پر خدا کا نام منصف نہیں رکھ سکتے بلکہ
ہم بالکل تہی دست ہونے کی وجہ سے اُس کا نام رحیم
رکھتے ہیں۔ غرض منصف کہنے کے اندر یہ شرارت مخفی ہے
کہ گویا ہم اس کے مقابل پر کوئی حقوق رکھتے ہیں۔ اور
اس حق کو ادا نہ کرنے کی صورت میں اس کو حق تلفی کی طرف
منسوب کر سکتے ہیں۔" (چشمۂ معرفت صفحہ ۲۸)

(۳)

"قرآن شریف میں ایسی تعلیمیں ہیں کہ جو خدا
کو پیارا بنانے کے لئے کوشش کر رہی ہیں۔ کہیں اس کے
حُسن وجمال کو دکھاتی ہیں اور کہیں اس کے احسانوں
کو یاد دلاتی ہیں کیونکہ کسی کی محبت یا تو حُسن کے ذریعہ
سے دل میں بیٹھتی ہے اور یا احسان کے ذریعہ سے۔" (لیکچر لاہور صفحہ ۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۴)

"الہام کیا چیز ہے؟ وہ پاک اور قادر خدا کا ایک برگزیدہ بندہ کے ساتھ یا اس کے ساتھ جس کو برگزیدہ کرنا چاہتا ہے ایک زندہ اور باقدرت کلام کے ساتھ مکالمہ اور مخاطبہ ہے۔ سو جب یہ مکالمہ اور مخاطبہ کافی اور تسلّی بخش سلسلہ کے ساتھ شروع ہو جائے اور اس میں خیالاتِ فاسدہ کی تاریکی نہ ہو اور نہ غیر مکتفی اور چند بے سروپا لفظ ہوں۔ اور کلام لذیذ اور پُر حکمت اور پُر شوکت ہو تو وہ خدا کا کلام ہے جس سے وہ اپنے بندے کو تسلّی دینا چاہتا ہے اور اپنے تئیں اُس پر ظاہر کرتا ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صـ۱۲۳)

(۵)

"پاک اور کامل تعلیم قرآن شریف کی ہے۔ جو انسانی درخت کی ہر ایک شاخ کی پرورش کرتی ہے اور قرآن شریف صرف ایک پہلو پر زور نہیں ڈالتا بلکہ کبھی تو عفو اور درگذر کی تعلیم دیتا ہے مگر اس شرط سے کہ عفو کرنا قرینِ مصلحت ہو اور کبھی مناسب محل اور وقت کے مجرم کو سزا دینے کے لئے فرماتا ہے۔ پس درحقیقت قرآن شریف خدا تعالیٰ کے اُس قانونِ قدرت کی تصویر ہے جو ہمیشہ نظر کے سامنے ہے۔ یہ بات نہایت معقول ہے کہ خدا کا قول اور فعل دونوں مطابق ہونے چاہئیں یعنی جس رنگ اور طرز پر دُنیا میں خدا تعالیٰ کا فعل نظر آتا ہے ضرور ہے کہ خدا تعالیٰ کی سچّی کتاب اپنے فعل کے مطابق تعلیم کرے نہ یہ کہ فعل سے کچھ اَور ظاہر ہو اور قول سے کچھ اَور ظاہر ہو۔"

(چشمۂ مسیحی صـ۱۲ طبع اوّل)

(۶)

"مَیں جوان تھا اب بوڑھا ہو گیا اور اگر لوگ چاہیں تو گواہی دے سکتے ہیں کہ مَیں دُنیاداری کے کاموں میں نہیں پڑا اور دینی شغل میں ہمیشہ میری دلچسپی رہی۔ مَیں نے اِس کلام کو جس کا نام قرآن ہے نہایت درجہ تک پاک اور روحانی حکمت سے بھرا ہوا پایا۔ نہ وہ کسی انسان کو خدا بناتا اور نہ رُوحوں اور جسموں کو اُس پیدائش سے باہر رکھ کر اس کی مذمّت اور نندیا کرتا۔ اور وہ برکت جس کے لئے مذہب قبول کیا جاتا ہے اس کو یہ کلام آخر انسان کے دل پر وارد کر دیتا ہے اور خدا کے فضل کا اس کو مالک بنا دیتا ہے۔ پس کیونکر ہم روشنی پا کر پھر تاریکی میں آویں اور آنکھیں پا کر پھر اندھے بن جاویں۔" (سناتن دھرم صـ۶)

(۷)

"قرآن شریف جو آنحضرتؐ کے اتباع کا مدار علیہ ہے ایک ایسی کتاب ہے جس کی متابعت سے اِسی جہان میں آثار نجات کے ظاہر ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ وہی کتاب ہے کہ جو دونوں طریق ظاہری اور باطنی کے ذریعے نفوسِ ناقصہ کو بمرتبہ تکمیل پہنچاتی ہے اور شکوک اور شبہات سے خلاصی بخشتی ہے۔"

(براہین احمدیہ صـ۳۲۳ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعویٰ ماموریّت

(۱)

"اے عزیزو! تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص کو یعنی مسیح موعود کو تم نے دیکھ لیا جس کے دیکھنے کے لئے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔ اِس لئے اب اپنے ایمانوں کو خوب مضبوط کرو اور اپنی راہیں درست کرو اور اپنے دلوں کو پاک کرو اور اپنے مولیٰ کو راضی کرو۔ دوستو! تم اِس مسافرخانہ میں محض چند روز کے لئے ہو اپنے اصلی گھروں کو یاد کرو۔ تم دیکھتے ہو کہ ہر ایک سال کوئی نہ کوئی دوست تم سے رخصت ہو جاتا ہے ایسا ہی تم بھی کسی سال اپنے دوستوں کو داغِ جُدائی دے جاؤ گے۔ سو ہوشیار ہو جاؤ اور اِس پُرآشوب زمانہ کی زہر تم میں اثر نہ کرے۔ اپنی اخلاقی حالتوں کو بہت صاف کرو۔ کینہ اور بُغض اور نخوت سے پاک ہو جاؤ اور اخلاقی مُعجزات دنیا کو دکھلاؤ۔" (اربعین نمبر ۴ صفحہ ۱۴)

(۲)

"بعض نادانوں کا یہ خیال کہ گویا مَیں نے افتراء کے طور پر الہام کا دعویٰ کیا ہے غلط ہے بلکہ درحقیقت یہ کام اُس قادر خدا کا ہے جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا اور اس جہان کو بنایا ہے۔ جس زمانے میں لوگوں کا ایمان خدا پر کم ہو جاتا ہے اُس وقت میرے جیسا ایک انسان پیدا کیا جاتا ہے اور خدا اس سے ہمکلام ہوتا ہے اور اس کے ذریعہ سے اپنے عجائب کام دکھلاتا ہے یہاں تک کہ لوگ سمجھ جاتے ہیں کہ خدا ہے۔ مَیں عام اطلاع دیتا ہوں کہ کوئی انسان خواہ ایشیائی ہو خواہ یورپین اگر میری صُحبت میں رہے تو وہ ضرور کچھ عرصہ کے بعد میری ان باتوں کی سچّائی معلوم کرے گا۔"

(اشتہار ۲۰ ستمبر ۱۸۹۷ء مندرجہ کتاب البریہ)

(۳)

"مَیں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اُس نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸)

(۴)

"مجھے خدا تعالیٰ نے میری وحی میں بار بار اُمّتی کر کے بھی پکارا ہے اور نبی کر کے بھی پکارا ہے اور ان دونوں ناموں کے سُننے سے میرے دل میں نہایت لذّت پیدا ہوتی ہے اور مَیں شکر کرتا ہوں کہ اِس مرکّب نام سے مجھے عزّت دی گئی ہے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصّہ پنجم صفحہ ۱۸۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۵)

"مَیں اسی طرح بھیجا گیا ہوں جس طرح وہ شخص بعد کلیم اللہ مردِ خدا کے بھیجا گیا تھا جس کی رُوح ہیروڈیس کے عہدِ حکومت میں بہت تکلیفوں کے بعد آسمان کی طرف اُٹھائی گئی۔ سو جب دوسرا کلیم اللہ جو حقیقت میں سب سے

پہلا اور سیّدالانبیاء ہے دوسرے فرعون کی سر کوبی کے لئے آیا جس کے حق میں ہے انّا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولاً ۝ تو اس کو بھی جو اپنی کارروائیوں میں کلیم اوّل کا مثیل مگر رُتبہ میں اس سے بزرگ تر ہے ایک مثیلِ مسیح کا وعدہ دیا گیا اور وہ مثیلِ مسیح قوت اور طبع اور خاصیّت مسیح ابنِ مریم کی پاکر اُسی زمانے کی مانند اور اسی مدّت کے قریب جو کلیم اوّل کے زمانہ سے مسیح ابن مریم کے زمانے تک تھی یعنی چودھویں صدی میں آسمان سے اُترا۔ اور وہ اُترنا رُوحانی طور پر تھا جیساکہ مکمل لوگوں کا صعود کے بعد خلق اللہ کی اصلاح کے لئے نزول ہوتا ہے اور سب باتوں میں اسی زمانے کے ہم شکل زمانے میں اُترا جو مسیح ابن مریم کے اُترنے کا زمانہ تھا تا سمجھنے والوں کے لئے نشان ہو۔"

(فتح اسلام صفحہ)

اغراضِ بعثت

(۱)

"وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہو گئی ہے اس کو دُور کر کے محبّت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں اور سچّائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں۔ اور وہ دینی سچّائیاں جو دُنیا کی آنکھ سے مخفی ہو گئی ہیں ان کو ظاہر کر دوں۔ اور وہ رُوحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھلاؤں اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دعا کے ذریعہ نمودار ہوتی ہیں محض قال سے ان کی کیفیّت بیان کروں۔ اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کے شرک کی آمیزش سے خالی ہے جو اب نابُود ہو چکی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پَودا لگا دوں۔ اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہوگا بلکہ اُس خدا کی طاقت سے ہوگا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے۔"

(لیکچر لاہور صفحہ ۴۷)

(۲)

"خدا میرے پر نہ صرف اپنے قول سے ظاہر ہوا ہے بلکہ اپنے فعل کے ساتھ بھی اُس نے میرے پر تجلّی کی اور میرے لئے وہ کام دکھلائے اور دکھلائیگا کہ جب تک کسی پر خدا کا خاص فضل نہ ہو اس کے لئے یہ کام دکھلائے نہیں جاتے۔ لوگوں نے مجھے چھوڑ دیا لیکن خدا نے مجھے قبول کیا۔ کون ہے جو ان نشانوں کے دکھلانے میں میرے مقابل پر آسکتا ہے۔ میں ظاہر ہوا ہوں تا خدا میرے ذریعہ سے ظاہر ہو۔ وہ ایک مخفی خزانے کی طرح تھا مگر اب اس نے مجھے بھیج کر ارادہ کیا کہ تمام دہریوں اور بے ایمانوں کا مُنہ بند کرے جو کہتے ہیں کہ خدا نہیں۔ مگر اے عزیزو! تم جو خدا کی طلب میں لگے ہوئے ہو میں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ سچّا خدا وہی ہے جس نے قرآن نازل کیا۔ وہی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جس نے میرے پر تجلّی کی اور جو ہر دم میرے ساتھ ہے۔"
(اشتہار منسلکہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۱۷)

(۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"مَیں اپنے پورے یقین سے جانتا ہوں کہ خدا وہی قادر خدا ہے جس نے میرے پر تجلّی فرمائی اور اپنے وجود سے اور اپنے کلام اور اپنے کام سے مجھے اطلاع دی۔ اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ وہ قدرتیں جو مَیں اس سے دیکھتا ہوں اور وہ علمِ غیب جو میرے پر ظاہر کرتا ہے۔ اور وہ قوی ہاتھ جس سے مَیں ہر خطرناک موقعہ پر مدد پاتا ہوں وہ اسی کامل اور سچے خدا کی صفات ہیں جس نے آدمؑ کو پیدا کیا اور جو نوحؑ پر ظاہر ہوا اور طوفان کا معجزہ دکھلایا وہ وہی ہے جس نے موسیٰؑ کو مدد دی جبکہ فرعون اس کو ہلاک کرنے کو تھا۔ وہ وہی ہے جس نے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم سیّد الرسل کو کافروں اور مشرکوں کے منصوبوں سے بچا کر فتح کامل عطا فرمائی۔ اُسی نے اِس آخری زمانہ میں میرے پر تجلّی فرمائی۔"
(ضمیمہ براہین احمدیہ حصّہ پنجم صفحہ ۱۲۹)

(۴)

"اِن تمام الہامات میں یہ پیشگوئی تھی کہ خدا تعالیٰ میرے ہاتھ سے اور میرے ہی ذریعہ سے دینِ اسلام کی سچائی اور مخالف دینوں کا باطل ہونا ثابت کر دے گا۔ سو آج وہ پیشگوئی پوری ہوئی کیونکہ میرے مقابل پر کسی مخالف کو تاب و تواں نہیں کہ اپنے دین کی سچائی ثابت کر سکے۔ میرے ہاتھ سے آسمانی نشان ظاہر ہو رہے ہیں اور میرے قلم سے قرآنی حقائق اور معارف چمک رہے ہیں۔ اُٹھو اور تمام دُنیا میں تلاش کرو کہ کیا کوئی عیسائیوں میں سے یا سکھوں میں سے یا ہندوؤں میں سے یا کسی اَور فرقہ میں سے کوئی ایسا ہے کہ آسمانی نشانوں کے دکھلانے اور معارف اور حقائق کے بیان کرنے میں میرا مقابلہ کر سکے۔ مَیں وہی ہوں جس کی نسبت یہ حدیث صحاح میں موجود ہے کہ اس کے عہد میں تمام ملّتیں ہلاک ہو جائیں گی مگر اسلام کہ وہ ایسا چمکے گا جو درمیانی زمانوں میں کبھی نہیں چمکا ہوگا۔"
(تریاق القلوب صفحہ ۱۲)

(۵)

"مسیح موعود کے وجود کی علّتِ غائی احادیثِ نبویہ میں یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ عیسائی قوم کے دجل کو دُور کرے گا اور ان کے صلیبی خیالات کو پاش پاش کر کے دکھلا دے گا۔ چنانچہ یہ امر میرے ہاتھ پر خدا تعالیٰ نے ایسا انجام دیا کہ عیسائی مذہب کے اصول کا خاتمہ کر دیا۔ مَیں نے بصیرتِ کاملہ پا کر ثابت کر دیا کہ وہ لعنتی موت کہ جو نعوذ باللہ حضرت مسیح کی طرف منسوب کی جاتی ہے جس پر تمام مدار صلیبی نجات کا ہے وہ کسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب نہیں ہو سکتی اور کسی طرح لعنت کا مفہوم کسی راستباز پر صادق نہیں آ سکتا۔ چنانچہ فرقۂ پادریان اِس جدید طرز کے سوال سے جو حقیقت میں اُن کے مذہب کو پاش پاش کرتا ہے ایسے لاجواب ہو گئے کہ جن جن لوگوں نے اِس تحقیق پر اطلاع پائی ہے۔

سمجھ گئے ہیں کہ اس اعلیٰ درجہ کی تحقیق نے صلیبی مذہب
کو توڑ دیا ہے۔ بعض پادریوں کے خطوط سے مجھے
معلوم ہوا ہے کہ وہ اِس فیصلہ کرنے والی تحقیق
سے نہایت درجہ ڈر گئے ہیں اور وہ سمجھ گئے ہیں کہ
اس سے ضرور صلیبی مذہب کی بنیاد گرے گی اور اس کا
گرنا نہایت ہولناک ہوگا۔"

(کتاب البریہ حاشیہ صفحہ ۲۶۲)

(۹)

"سو اسی بنا پر یہ عاجز اِس سلسلہ کے قائم
رکھنے کے لئے مامور کیا گیا ہے اور چاہتا ہے کہ صحبت
میں رہنے والوں کا سلسلہ اَور بھی زیادہ وسعت سے
بڑھا دیا جائے اور ایسے لوگ دن رات صحبت میں رہیں
کہ جو ایمان اور محبت اور یقین کے بڑھانے کے لئے
شوق رکھتے ہوں اور ان پر وہ انوار ظاہر ہوں کہ جو
اِس عاجز پر ظاہر کئے گئے ہیں۔ اور وہ ذوق ان کو
عطا ہوا ہو جو اِس عاجز کو عطا کیا گیا ہے۔ تا اسلام
کی روشنی عام طور پر دُنیا میں پھیل جائے اور حقارت
اور ذلت کا سیہ داغ مسلمانوں کی پیشانی سے دھویا
جائے۔ اِسی کی بشارت دے کر خداوند نے مجھے بھیجا اور
کہا کہ

"بگرام کہ وقت تو نزدیک رسید۔
دیپائے محمدیاں بمنار بلند تر محکم افتاد"

(فتح اسلام صفحہ ۲۲)

(۸)

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام رُوحوں کو جو
زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا
ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید
کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع
کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں
دُنیا میں بھیجا گیا ہوں سو تم اِس مقصد کی پیروی کرو۔
مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔
اور جب تک کوئی خدا سے رُوح القدس پا کر کھڑا نہ
ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔"

(الوصیت صفحہ ۱)

کام

(۱)

"تکمیلِ اشاعتِ ہدایت کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جو اتمامِ نعمت اور
اکمال الدین ہوا تو اس کی دو صورتیں ہیں اوّل تکمیلِ
ہدایت۔ دوسری تکمیلِ اشاعتِ ہدایت۔ تکمیلِ ہدایت
من کل الوجوہ آپ کی آمدِ اوّل سے ہوئی اور تکمیلِ
اشاعتِ ہدایت آپ کی آمدِ ثانی سے ہوئی کیونکہ سورۃ
جمعہ میں جو اٰخرین منھم والی آیت آپ کے فیضِ
اور تعلیم سے ایک اَور قوم کے تیار کرنے کی ہدایت کرتی
ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی ایک
بعثت اَور ہے اور یہ بعثت بروزی رنگ میں ہے جو
اس وقت ہو رہی ہے۔ پس یہ وقت تکمیلِ اشاعتِ
ہدایت کا ہے۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۱)

(۲)

"خدا تعالیٰ نے زمانے کی موجودہ حالت دیکھ کر
Digitized by Khilafat Library Rabwah
اور زمین کو طرح طرح کے فسق اور معصیت اور گمراہی
سے بھرا ہوا پا کر مجھے تبلیغِ حق اور اصلاح کے لئے
مامور فرمایا۔ اور یہ زمانہ بھی ایسا تھا کہ اِس دُنیا کے
لوگ تیرھویں صدی ہجری کو ختم کر کے چودھویں صدی
کے سر پر پہنچ گئے تھے تب مَیں نے اس حکم کی پابندی
سے عام لوگوں میں بذریعہ تحریری اشتہارات اور تقریروں
کے یہ ندا کرنی شروع کی کہ اِس صدی کے سر پر جو خدا کی
طرف سے تجدیدِ دین کے لئے آنے والا تھا وہ مَیں ہی
ہوں تا وہ ایمان جو زمین پر سے اُٹھ گیا ہے اس کو
دوبارہ قائم کروں۔ اور خدا سے قوت پا کر اُسی کے
ہاتھ کی کشش سے دُنیا کو اصلاح اور تقویٰ اور
راستبازی کی طرف کھینچوں اور ان کی اعتقادی اور
عملی غلطیوں کو دُور کروں اور پھر جب اس پر چند سال
گذرے تو بذریعہ وحی الٰہی میرے پر بتصریح کھولا گیا کہ
وہ مسیح جو اس اُمّت کے لئے ابتداء سے موعود تھا اور
وہ آخری مہدی جو تنزّلِ اسلام کے وقت اور گمراہی
کے پھیلنے کے زمانہ میں براہِ راست خدا سے ہدایت
پانے والا اور آسمانی مائدہ کو نئے سرے انسانوں کے
آگے پیش کرنے والا تقدیرِ الٰہی میں مقرر کیا گیا تھا جس کی
بشارت آج سے تیرہ سو برس پہلے رسول کریم صلے اللہ علیہ
وسلم نے دی تھی وہ مَیں ہی ہوں اور مکالماتِ الٰہیہ اور
مخاطباتِ روحانیہ اس صفائی اور تواتر سے اِس بارے
میں ہوئے کہ شک و شبہ کی گنجائش نہ رہی۔ ہر ایک
وحی جو ہوتی ایک فولادی میخ کی طرح دل میں دھنستی
تھی۔ اور یہ تمام مکالماتِ الٰہیہ ایسی عظیم الشان پیشگوئیوں
سے بھرے ہوئے تھے کہ روزِ روشن کی طرح پوری ہوتی
تھیں اور ان کے تواتر اور کثرت اور اعجازی طاقتوں
کے کرشمہ نے مجھے اِس بات کے اقرار کے لئے مجبور کیا کہ
یہ اُسی وحدہٗ لاشریک کا کلام ہے جس کا کلام قرآن
شریف ہے۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۱ طبع اوّل)

(۳)

"منجملہ ان دلائل کے جو میرے مسیح موعود ہونے
پر دلالت کرتے ہیں وہ ذاتی نشانیاں ہیں جو مسیح موعود
کی نسبت بیان فرمائی گئی ہیں اور اُن میں سے ایک
بڑی نشانی یہ ہے کہ مسیح موعود کے لئے ضروری ہے کہ
وہ آخری زمانہ میں پیدا ہو جیسا کہ یہ حدیث ہے
یکون فی آخر الزمان عند تظاھر
من الفتن و انقطاع من الزمان۔ اور
اِس بات کے ثبوت کے لئے کہ درحقیقت یہ آخری زمانہ
ہے جس میں مسیح ظاہر ہونا چاہیئے دو طور سے دلائل
موجود ہیں (۱) اوّل وہ آیاتِ قرآنیہ اور آثارِ نبویہ جو
قیامت کے قُرب پر دلالت کرتے ہیں اور پورے ہو گئے
ہیں جیسا کہ خسوف کسوف کا ایک ہی مہینے میں یعنی
رمضان میں ہونا جس کی تصریح آیت وجمع الشمس
والقمر میں کی گئی ہے۔ اور اُونٹوں کی سواری موقوف
ہو جانا جس کی تشریح آیت واذا العشار عطلت
سے ظاہر ہے۔ اور ملک میں نہروں کا بکثرت نکلنا جیسا کہ

آیت واذا البحار فجّرت سے ظاہر ہے۔ اور ستاروں کا متواتر ٹوٹنا جیسا کہ آیت واذا الکواکب انتثرت سے ظاہر ہے اور قحط پڑنا اور وبا پڑنا اور امساک باراں ہونا جیسا کہ آیت واذا السّماء انفطرت سے منکشف ہے اور سخت قسم کا کسوف شمس واقع ہونا جس سے تاریکی پھیل جائے جیسا کہ آیت اذا الشمس کوّرت سے ظاہر ہے اور پہاڑوں کو اپنی جگہ سے اُٹھا دینا جیسا کہ آیت واذا الجبال سیّرت سے سمجھا جاتا ہے اور لوگ وحشی اور ارذل اور اسلامی شرافت سے بے بہرہ ہیں ان کا اقبال چمک اُٹھنا جیسا کہ آیت واذا الوحوش حشرت سے مترشح ہو رہا ہے اور تمام دنیا میں تعلقات اور ملاقاتوں کا سلسلہ گرم ہو جانا اور سفر کے ذریعہ سے ایک کا دوسرے سے ملنا سہل ہو جانا۔ جیسا کہ بدیہی طور پر آیت واذا النفوس زوّجت سے سمجھا جاتا ہے اور کتابوں اور رسالوں اور خطوط کا ملکوں میں شائع ہونا جیسا کہ آیت واذا الصحف نشرت سے ظاہر ہو رہا ہے اور علماء کی باطنی حالت کا جو نجومِ اسلام ہیں مکدّر ہو جانا جیسا کہ واذا النجوم انکدرت سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ اور بدعتوں اور ضلالتوں اور ہر قسم کے فسق و فجور کا پھیل جانا جیسا کہ آیت واذا السماء انشقّت سے مفہوم ہوتا ہے۔ یہ تمام علامتیں قُربِ قیامت کی ظاہر ہو چلی ہیں اور دُنیا پر ایک انقلابِ عظیم آگیا۔۔۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۴۶)

(۴)

"اگر یہ عاجز مسیح موعود ہونے کے دعوے میں غلطی پر ہے تو آپ لوگ کچھ کوشش کریں کہ مسیح موعودؑ جو آپ کے خیال میں ہے انہی دنوں میں آسمان سے اُتر آوے۔ کیونکہ مَیں تو اِس وقت موجود ہوں مگر جس کے انتظار میں آپ لوگ ہیں وہ موجود نہیں اور میرے دعویٰ کا ٹوٹنا صرف اسی صورت میں متصوّر ہے کہ اب وہ آسمان سے اُتر ہی آوے تا مَیں ملزم ٹھہر سکوں۔ آپ لوگ اگر سچ پر ہیں تو سب مل کر دعا کریں کہ مسیح ابن مریم جلد آسمان سے اُترتے دکھائی دیں اگر آپ حق پر ہیں تو یہ دعا قبول ہو جائے گی کیونکہ اہلِ حق کی دعا مبطلین کے مقابل پر مقبول ہو جایا کرتی ہے۔ لیکن آپ یقیناً سمجھیں کہ یہ دعا ہرگز قبول نہیں ہو گی کیونکہ آپ غلطی پر ہیں۔ مسیح تو آچکا لیکن آپ نے اس کو شناخت نہیں کیا۔ اب یہ امیدِ موہوم آپ کی ہرگز پوری نہیں ہو گی۔ یہ زمانہ گزر جائے گا اور کوئی ان میں سے مسیح کو اُترتے نہیں دیکھے گا۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۹۷۰)

(۵)

"چونکہ میرا کام دعوت اور تبلیغ ہے اِس لئے مَیں دوبارہ ظاہر کرتا ہوں اور مَیں قسم حضرت احدیّت جلّ شانہٗ کی کھا کر کہتا ہوں کہ میرے پر خدا نے اپنی وحی کے ذریعہ سے ظاہر فرمایا ہے کہ میرا غضب زمین پر بھڑکا ہے کیونکہ اِس زمانہ میں اکثر لوگ معصیت اور دُنیا پرستی میں ایسے غرق ہو گئے ہیں کہ خدائے تعالیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پر بھی ایمان نہیں رہا۔ اور وہ جو اس کی طرف سے اصلاحِ
خلق کے لئے بھیجا گیا ہے اُس سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے اور
یہ ٹھٹھا اور لعن طعن حد سے گزر گیا ہے۔ پس خدا فرماتا
ہے کہ مَیں ان سے جنگ کروں گا اور میرے وہ حملے
ان پر ہوں گے جو اُن کے خیال و گمان میں نہیں۔
کیونکہ اُنہوں نے جھوٹ سے اِس قدر دوستی کی کہ سچائی
کو اپنے پاؤں کے نیچے پامال کرنا چاہا۔ پس خدا فرماتا
ہے کہ مَیں نے اب ارادہ کیا ہے کہ اپنے غریب گروہ
کو ان درندوں کے حملوں سے بچاؤں اور سچائی کی حمایت
میں کئی نشان ظاہر کروں۔ اور وہ فرماتا ہے کہ

"دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے
اُس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول
کرے گا اور بڑے زور آور حملوں
سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔"

(تبلیغِ رسالت جلد دہم ص۷۵)

(۶)

"مَیں اِس جگہ ایک اَور پیغام بھی خلق اللہ کو
عموماً اور اپنے بھائی مسلمانوں کو خصوصاً پہنچاتا ہوں
کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ جو لوگ حق کے طالب ہیں وہ
سچّا ایمان اور سچّی ایمانی پاکیزگی اور محبّتِ مولیٰ کا راہ
سیکھنے کے لئے اور گندی زیست اور کاہلانہ اور
غدّارانہ زندگی کے چھوڑنے کے لئے مجھ سے بیعت
کریں۔ پس جو لوگ اپنے نفسوں میں کسی قدر یہ طاقت
پاتے ہیں انہیں لازم ہے کہ میری طرف آویں کہ مَیں انکا
غمخوار ہوں گا اور ان کا بار ہلکا کرنے کے لئے کوشش
کروں گا۔ اور خدا تعالیٰ میری دعا اور میری توجہ میں
ان کے لئے برکت دے گا بشرطیکہ وہ ربّانی شرائط پر
چلنے کے لئے بدل و جان تیار ہوں گے۔ یہ ربّانی حکم ہے
جو آج مَیں نے پہنچا دیا۔ اِس بارہ میں عربی الہام یہ
ہے: "اذا عزمت فتوکّل علی اللہ۔ واصنع
الفلک باعیننا ووحینا۔ انّ الذین یبایعونک
انّما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم"

(سبز اشتہار ص۲۴)

(۷)

"تم خوش ہو اور خوشی سے اُچھلو کہ خدا
تمہارے ساتھ ہے۔ اگر تم صدق اور ایمان پر قائم
رہو گے تو فرشتے تمہیں تعلیم دیں گے اور آسمانی سکینت
تم پر اُترے گی اور رُوح القدس سے مدد دئے جاؤ گے
اور خدا ہر ایک قدم میں تمہارے ساتھ ہو گا اور کوئی
تم پر غالب نہیں ہو سکے گا۔ خدا کے فضل کی صبر سے
انتظار کرو۔ گالیاں سنو اور چُپ رہو۔ ماریں کھاؤ
اور صبر کرو اور حیّ القدور بدی کے مقابلہ سے پرہیز
کرو تا آسمان پر تمہاری مقبولیّت لکھی جاوے۔ یقیناً
یاد رکھو کہ جو لوگ خدا سے ڈرتے ہیں اور دل اُن کے
خدا کے خوف سے پگھل جاتے ہیں انہیں کے ساتھ خدا
ہوتا ہے اور وہ ان کے دشمنوں کا دشمن ہو جاتا
ہے۔ دُنیا صادق کو نہیں دیکھتی پر خدا جو علیم و خبیر
ہے وہ صادق کو دیکھ لیتا ہے۔ پس اپنے ہاتھ سے
اس کو بچاتا ہے۔ کیا وہ شخص جو سچّے دل سے تم سے پیار
کرتا ہے اور سچ مچ تمہارے لئے مرنے کو بھی تیار ہوتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے اور تمہارے منشاء کے موافق تمہاری اطاعت کرتا
ہے اور تمہارے لئے سب کو چھوڑتا ہے کیا تم اس سے
پیار نہیں کرتے؟ اور کیا تم اس کو سب سے عزیز نہیں
سمجھتے؟ پس جبکہ تم انسان ہو کر پیار کے بدلہ میں پیار
کرتے ہو پھر کیونکر خدا نہیں کرے گا۔ خدا خوب جانتا
ہے کہ واقعی اس کا وفادار دوست کون ہے اور کون
غدار اور دُنیا کو مقدم رکھنے والا ہے۔ سو تم اگر
ایسے وفادار ہو جاؤ گے تو تم میں اور تمہارے غیروں
میں خدا کا ہاتھ ایک فرق قائم کر کے دکھلائے گا۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۶ طبع اوّل)

(۸)

"حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے
دو ہی نام تھے محمد اور احمد صلے اللہ علیہ وسلم۔
.... حضرت موسیٰؑ نے آنحضرتؐ کا نام محمدؐ بتلایا صلے اللہ
علیہ وسلم۔ کیونکہ حضرت موسیٰؑ خود بھی جلالی رنگ میں
تھے اور حضرت عیسیٰؑ نے آپ کا نام احمدؐ بتلایا کیونکہ
وہ خود بھی ہمیشہ جمالی رنگ میں تھے۔ اب چونکہ ہمارا
سلسلہ بھی جمالی رنگ میں ہے اس واسطے اس کا
نام احمدی ہوا۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۰۸)

(۹)

"مجھے اللہ جلّ شانہٗ کی قسم ہے کہ میں کافر نہیں۔
لا الٰہ الّا اللہ محمّدٌ رّسول اللہ میرا عقیدہ
ہے اور لٰکن رسول اللہ و خاتم النّبیّٖن
پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے
میں اپنے اِس بیان کی صحت پر اِس قدر قسمیں
کھاتا ہوں جس قدر خدا تعالیٰ کے پاک نام ہیں اور
جس قدر قسم آن کریم کے حرف ہیں اور جس قدر
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خدا تعالیٰ کے نزدیک
کمالات ہیں۔ کوئی عقیدہ میرا اللہ اور رسُول کے
فرمودہ کے برخلاف نہیں۔ اور جو کوئی ایسا خیال
کرتا ہے خود اس کی غلط فہمی ہے۔ اور جو شخص
مجھے اب بھی کافر سمجھتا ہے اور تکفیر سے باز نہیں
آتا وہ یقیناً یاد رکھے کہ مرنے کے بعد اس کو
پوچھا جائے گا۔ میں اللہ جلّ شانہٗ کی قسم کھا کر
کہتا ہوں کہ میرا خدا اور رسُول پر وہ یقین ہے
کہ اگر اِس زمانہ کے تمام ایمانوں کو ترازو کے
ایک پلّہ میں رکھا جائے اور میرا ایمان دوسرے
پلّہ میں تو بفضلہٖ تعالیٰ یہی پلّہ بھاری ہوگا۔"

(کرامات الصادقین صفحہ ۲۵)

(۱۰)

"یہ دعوے ہمارا بالکل صحیح اور نہایت
صفائی سے ثابت ہے کہ صراطِ مستقیم پر چلنے سے
طالب صادق الہامِ الٰہی پا سکتا ہے کیونکہ اوّل تو اس
پر تجربہ ذاتی شاہد ہے ماسوائے اس کے ہر یک
عاقل سمجھ سکتا ہے کہ اِس دنیا میں اِس سے
بڑھ کر اور کوئی معرفتِ الٰہی کا اعلیٰ رُتبہ نہیں ہے
کہ انسان اپنے ربّ کریم جلّشانہٗ سے ہمکلام ہو جائے
یہی درجہ ہے جس سے رُوحیں تسلّی پاتی ہیں اور
سب شکوک و شبہات دُور ہو جاتے ہیں۔ اور اِسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درجہ صافیہ پر پہنچ کر انسان اس دقیقۂ معرفت کو پالیتا ہے جس کی تحصیل کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے اور دراصل نجات کی کنجی اور ہستی موہوم کا عقدہ کشا یہی درجہ ہے جس سے ثابت ہوتا ہے اور کھل جاتا ہے کہ خالقِ حقیقی کو اپنی ضعیف مخلوق سے کس قدر قُرب واقع ہے۔ اس درجہ تک پہنچنے کی خبر ہمیں اسی نور نے دی ہے جس کا نام قرآن ہے۔ وہ نور صاف عام طور پر بشارت دیتا ہے کہ الہام کا چشمہ کبھی بند نہیں ہو سکتا جب کوئی مشرق کا رہنے والا یا مغرب کا باشندہ دِلی صفائی سے خدائے تعالیٰ کو ڈھونڈے گا اور اس سے پوری پوری صُلح کرے گا اور درمیان سے حجاب اُٹھائے گا تو ضرور اسے پائے گا اور جب واقعی اور سچے اور کامل طور پر پائے گا تو ضرور خدا اس سے ہمکلام ہوگا۔"

(سرمہ چشم آریہ صـ۱۹۱)

(۱۱)

"ہم اِس بات کے گواہ ہیں اور تمام دُنیا کے سامنے اِس شہادت کو ادا کرتے ہیں کہ ہم نے اس حقیقت کو جو خدا تک پہنچاتی ہے قرآن سے پایا۔ ہم نے اس خدا کی آواز سُنی اور اس کے پُرزور بازو کے نشان دیکھے جس نے قرآن کو بھیجا سو ہم یقین لائے کہ وہی سچّا خدا اور تمام جہانوں کا مالک ہے۔ ہمارا دِل اِس یقین سے ایسا پُر ہے جیسا کہ سمندر کی زمین پانی سے۔ سو ہم بصیرت کی راہ سے اِس دین اور اس روشنی کی طرف ہر ایک کو بُلاتے ہیں۔ ہم نے اس نورِ حقیقی کو پایا جس کے ساتھ ظلماتی پردے اُٹھ جاتے ہیں اور غیر اللہ سے درحقیقت دِل ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ یہی ایک راہ ہے جس سے انسان نفسانی جذبات اور ظلمات سے ایسا باہر آ جاتا ہے جیسا کہ سانپ اپنی کینچلی سے۔"

(کتاب البریہ صـ۶۵)

(۱۲)

"قرآن کریم صرف اپنی بلاغت و فصاحت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہی کے رُو سے بے نظیر نہیں بلکہ اپنی ان تمام خوبیوں کی رُو سے بے نظیر ہے جن خوبیوں کا جامع وہ خود اپنے تئیں قرار دیتا ہے اور یہی صحیح بات بھی ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ صادر ہے اس کی صرف ایک خُوبی ہی بے مثل نہیں ہونی چاہیئے بلکہ ہر یک خوبی بے مثل ہوگی۔ بلاشبہ جو لوگ قرآن کریم کو غیر محدود حقائق اور معارف کا جامع نہیں سمجھتے وہ ما قدروا القرآن حق قدرہٖ میں داخل ہیں۔"

(کرامات الصادقین صـ۱۸)

(۱۳)

"دعا بڑی عجیب چیز ہے مگر افسوس یہ ہے کہ نہ دعا کرنے والے آدابِ دعا سے واقف ہیں اور نہ اِس زمانہ میں دعا کرنے والے ان طریقوں سے واقف ہیں جو قبولیتِ دعا کے ہوتے ہیں۔ بلکہ اصل تو یہ ہے کہ دعا کی حقیقت ہی سے بالکل اجنبیت ہو گئی ہے۔ بعض ایسے ہیں جو سرے سے دعا کے مُنکر ہیں

اور جو دعا کے منکر تو نہیں مگر اُن کی حالت ایسی ہو گئی ہے کہ چونکہ اُن کی دعائیں بوجہ آدابِ دعا سے ناواقفیت کے قبول نہیں ہوتی ہیں کیونکہ دعا اپنے اصل معنوں میں دعا ہوتی ہی نہیں اِس لئے وہ منکرینِ دعا سے بھی گری ہوئی حالت میں ہیں۔ اُن کی عملی حالت نے دوسروں کو دہریت کے قریب پہنچا دیا ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۱۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱۴)

"غرض جبکہ ہماری رُوح ایک چیز کے طلب کرنے میں بڑی سرگرمی اور سوز و گداز کے ساتھ مبدءِ فیض کی طرف ہاتھ پھیلاتی ہے اور اپنے تئیں عاجز پا کر فکر کے ذریعہ سے کسی اور جگہ سے روشنی ڈھونڈتی ہے تو درحقیقت ہماری وہ حالت بھی دعا کی ایک حالت ہوتی ہے۔ اِسی دعا کے ذریعہ سے دُنیا کی کُل حکمتیں ظاہر ہوئی ہیں اور ہر ایک بیت العلم کی کُنجی دعا ہی ہے اور کوئی علم اور معرفت کا دقیقہ نہیں جو بغیر اس کے ظہور میں آیا ہو۔ ہمارا سوچنا ہمارا فکر کرنا اور ہمارا طلب امرِ مخفی کے لئے خیال کو دوڑانا یہ سب امور دعا ہی میں داخل ہیں۔ صرف فرق یہ ہے کہ عارفوں کی دعا آدابِ معرفت کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے اور ان کی رُوح مبدءِ فیض کو شناخت کر کے بصیرت کے ساتھ اُس کی طرف ہاتھ پھیلاتی ہے اور مجبوروں کی دعا صرف ایک سرگردانی ہے جو فکر اور غور اور طلب اسباب کے رنگ میں ظاہر ہوتی ہے۔" (ایام الصلح صفحہ ۲)

(۱۵)

"جو شخص مشکل اور مصیبت کے وقت خدا سے دعا کرتا اور اس سے حلِّ مشکلات چاہتا ہے وہ بشرطیکہ دعا کو کمال تک پہنچا دے خدا تعالیٰ سے اطمینان اور حقیقی خوشحالی پاتا ہے۔ اور اگر بالفرض وہ مطلب اس کو نہ ملے تب بھی کسی اور قسم کی تسلی اور سکینت خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کو عنایت ہوتی ہے اور وہ ہرگز ہرگز نامراد نہیں رہتا اور علاوہ کامیابی کے ایمانی قوت اس کی ترقی پکڑتی ہے اور یقین بڑھتا ہے۔"

(ایام الصلح صفحہ ۷)

(۱۶)

"دعا اور اس کی قبولیت کے زمانہ کے درمیانی اوقات میں بسا اوقات ابتلاء پر ابتلاء آتے ہیں اور ایسے ایسے ابتلاء بھی آجاتے ہیں جو کمر توڑ دیتے ہیں۔ مگر مستقل مزاج سعید الفطرت ان ابتلاؤں اور مشکلات میں بھی اپنے رب کی عنایتوں کی خوشبو سونگھتا ہے اور فراست کی نظر سے دیکھتا ہے کہ اسکے بعد نصرت آتی ہے۔ اِن ابتلاؤں کے آنے میں ایک سِرّ یہ بھی ہوتا ہے کہ دعا کے لئے جوش بڑھتا ہے کیونکہ جس جس قدر اضطرار اور اضطراب بڑھتا جاوے گا اُسی قدر رُوح میں گدازش ہوتی جائیگی اور یہ دعا کی قبولیت کے اسباب میں سے ہیں۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۳۲)

(۱۷)

"پس نجاتِ حقیقی کا سرچشمہ محبتِ ذاتی خدائے عزّ وجل کی ہے جو عجز و نیاز اور دائمی استغفار کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کی محبت کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور جب انسان کمال درجے تک اپنی محبت کو پہنچاتا ہے اور محبت کی آگ سے اپنے جذباتِ نفسیات کو جلا دیتا ہے تب یکدفعہ ایک شعلہ کی طرح خدا تعالیٰ کی محبت جو خدا تعالیٰ اس سے کرتا ہے اُس کے دل پر گرتی ہے اور اس کو سفلی زندگی کے گندوں سے باہر لے آتی ہے اور خدائے حیّ و قیّوم کی پاکیزگی کا رنگ اُسکے نفس پر چڑھ جاتا ہے بلکہ تمام صفاتِ الٰہیہ سے ظلّی طور پر اس کو حصّہ ملتا ہے۔ تب وہ تجلیاتِ الٰہیہ کا مظہر ہو جاتا ہے اور جو کچھ ربوبیت کے ازلی خزانہ میں مکتوم و مستور ہے اس کے ذریعہ سے وہ اسرار دنیا میں ظاہر ہوتے ہیں۔"

(چشمۂ مسیحی صـ۶۱)

(۱۸)

"نجات کے بارہ میں قرآن شریف نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ نجات ایک ایسا امر ہے جو اِسی دُنیا میں ظاہر ہو جاتا ہے جیسا کہ اُس نے فرمایا مَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى۔ یعنی جو شخص اِس دُنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا ہی ہوگا یعنی خدا کے دیکھنے کے حواس اور نجاتِ ابدی کا سامان اِسی دُنیا سے انسان ساتھ لے جاتا ہے۔" (مضمون جلسہ لاہور منسلکہ چشمہ معرفت صـ۴۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱۹)

"یہ بات بالکل سچ ہے کہ جس نے خدا کے رسولوں کو شناخت نہیں کیا اُس نے خدا کو بھی شناخت نہیں کیا۔ خدا کے چہرے کا آئینہ اس کے رسول ہیں۔ ہر ایک جو خدا کو دیکھتا ہے اِسی آئینہ کے ذریعہ سے دیکھتا ہے۔ پس یہ کس قسم کی نجات ہے کہ ایک شخص دُنیا میں تمام عمر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مکذب اور مُنکر رہا اور قرآن شریف سے انکاری رہا۔ اور خدا تعالیٰ نے اس کو آنکھیں نہ بخشیں اور دل نہ دیا اور وہ اندھا ہی رہا اور اندھا مَر گیا اور پھر نجات بھی پا گیا۔ یہ عجیب نجات ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صـ۱۴۷)

(۲۰)

"اِس زمانہ کے مجدّد کا نام مسیح موعود رکھنا اِس مصلحت پر مبنی معلوم ہوتا ہے کہ اِس مجدّد کا عظیم الشان کام عیسائیت کا غلبہ توڑنا اور ان کے حملوں کو دفع کرنا اور ان کے فلسفہ کو جو مخالفِ قرآن ہے دلائلِ قویّہ کے ساتھ توڑنا اور ان پر اسلام کی حُجّت پوری کرنا ہے کیونکہ سب سے بڑی آفت اِس زمانہ میں اسلام کے لئے جو بغیر تائیدِ الٰہی دُور نہیں ہو سکتی عیسائیوں کے فلسفیانہ حملے اور مذہبی نکتہ چینیاں ہیں جن کے دُور کرنے کے لئے ضرور تھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی آوے۔" (آئینہ کمالاتِ اسلام صـ۳۴۱)

(۲۱)

"مَیں اِس لئے بھیجا گیا ہوں کہ تا ایمانوں کو قوی

کروں اور خدا تعالیٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کر کے
دکھلاؤں کیونکہ ہر ایک قوم کی ایمانی حالتیں نہایت
کمزور ہو گئی ہیں اور عالمِ آخرت صرف ایک افسانہ
سمجھا جاتا ہے اور ہر ایک انسان اپنی عملی حالت
سے بتا رہا ہے کہ وہ جیسا کہ یقین دُنیا اور دُنیا کی
جاہ و مراتب پر رکھتا ہے اور جیسا کہ اس کو بھروسہ
دنیوی اسباب پر ہے یہ یقین اور بھروسہ ہرگز اُس کو
خدا تعالیٰ اور عالمِ آخرت پر نہیں۔ زبانوں پر بہت
کچھ ہے مگر دِلوں میں دُنیا کی محبّت کا غلبہ ہے۔ حضرت
مسیح نے اِسی حالت میں یہود کو پایا تھا اور جیسا کہ
ضعف ایمان کا خاصہ ہے یہود کی اخلاقی حالت بھی
بہت خراب ہو گئی تھی اور خدا کی محبّت ٹھنڈی ہو گئی
تھی۔ اب میرے زمانہ میں بھی یہی حالت ہے۔ سو میں
بھیجا گیا ہوں کہ تا سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آئے
اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو۔ سو یہی افعال میرے
وجود کی علّتِ غائی ہیں۔" (کتاب البریہ صـ۲۹۳)

(۲۲)

"یہ عاجز تو محض اِسی غرض کے لئے بھیجا گیا ہے
کہ تا یہ پیغام خلق اللہ کو پہنچا دے کہ دُنیا کے مذاہب
موجودہ میں سے وہ مذہب حق پر اور خدا تعالیٰ کی مرضی
کے موافق ہے جو قرآن کریم لایا ہے اور دار النجات
میں داخل ہونے کے لئے دروازہ لا الٰہ اِلّا اللہ محمّد
رّسول اللہ ہے۔" (حجۃ الاسلام صـ۱۲)

(۲۳)

"ابتداء سے میرا یہی مذہب ہے کہ میرے دعویٰ
کے انکار کی وجہ سے کوئی شخص کافر یا دجّال نہیں ہو سکتا
ضال اور جادۂ صواب سے مُنحرف ضرور ہو گا اور مَیں
اس کا نام بے ایمان نہیں رکھتا ہاں مَیں ایسے سب
لوگوں کو ضال اور جادۂ صدق و صواب سے دُور
سمجھتا ہوں جو اِن سچائیوں سے انکار کرتے ہیں جو
خدا تعالیٰ نے میرے پر کھولی ہیں۔ مَیں بلاشُبہ ایسے
ہر ایک آدمی کو ضلالت کی آلودگی سے مبتلا سمجھتا ہوں
جو حق اور راستی سے منحرف ہے لیکن مَیں کسی کلمہ گو
کا نام کافر نہیں رکھتا جب تک کہ وہ میری تکفیر اور
تکذیب کر کے اپنے تئیں خود کافر نہ بنا لیوے سو اِس
معاملہ میں ہمیشہ سے سبقت میرے مخالفوں کی طرف سے
ہے کہ انہوں نے مجھ کو کافر کہا۔ میرے لئے فتویٰ تیار
کیا۔ مَیں نے سبقت کر کے ان کے لئے کوئی فتویٰ تیار
نہیں کیا۔ اور اِس بات کا وہ خود اقرار کر سکتے ہیں کہ
اگر مَیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک مسلمان ہوں تو مجھ کو کافر
بنانے سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا فتویٰ اُن پر
یہی ہے کہ وہ خود کافر ہیں سو مَیں ان کو کافر نہیں کہتا
بلکہ وہ مجھ کو کافر کہہ کر خود فتویٰ نبوی کے نیچے آتے
ہیں۔" (تریاق القلوب صـ۲۵۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۲۴)

"میرا صدہا مرتبہ کا تجربہ ہے کہ خدا ایسا کریم و رحیم ہے
کہ جب اپنی مصلحت سے ایک دعا کو منظور نہیں کرتا تو اس کے عوض
میں کوئی اور دعا منظور کر لیتا ہے جو اسکے مثل ہوتی ہے جیسا کہ
وہ فرماتا ہے۔ ما ننسخ من اٰیۃٍ او ننسھا نأت بخیرٍ
منھا او مثلھا الم تعلم ان اللہ علی کلّ شیءٍ قدیر۔" (حقیقۃ الوحی صـ۳۲۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نعتِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

اے دستِ حق کے فقید المثال شہ پارے
ملائکہ ترے دربار کے ہیں ہرکارے

یہ کہکشاں کاروانِ نورِ مہر و ماہ و نجوم
ترے جمال کے ہیں یہ تو معجزے سارے

تُو ہی کتابِ رسالتؐ کا حرفِ آخر ہے
ترے مقام سے کمتر ہیں انبیاء سارے

پڑی ہے قہر کی اُفتاد تیری اُمّت پر
کہیں برستے ہیں پتھر کہیں پہ انگارے

ہمیں سنبھلنے کی ہمّت دے اے حبیبِ خُدا
یہ آنکھیں دیکھیں تری رحمتوں کے نظّارے

انہی سے ہو گی ضیا بارِ رہگزر اپنی
تری ہی زبان کے الفاظ بھی ہیں مہ پارے

کبھی نہ چھوڑا تیرا دامنِ کرم ہم نے
مُصیبتیں بھی پڑیں ہم پہ جی نہیں ہارے

مِلے گی تیرے ہی در سے کرم کی بھیک ہمیں
کہ جا کہیں نہیں سکتے نصیب کے مارے

جمالِ خاص کا پرتو ہیں سر بسر ثاقبؔ
زمیں پہ لالہ و گُل آسماں پہ سیّارے

ثاقبؔ مظفر پوری

نعتِ خیر الانام ﷺ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شاہِ جہاں و فخرِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم — ہادیٔ برحق نورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم
باعثِ تخلیقِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم — رحمتِ کامل خلقِ مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم
دونوں جہاں میں آپؐ مکرم صلی اللہ علیہ وسلم — آپؐ مؤخر آپؐ مقدّم صلی اللہ علیہ وسلم
شافعِ محشر مالکِ کوثر نبیوں کے سرتاج پیمبر — رہبرِ کامل ہادیٔ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم
شانِ رسالت جانِ قیادت فخرِ رسل سرتاپا رحمت — آپؐ کے دَم سے عظمتِ آدم صلی اللہ علیہ وسلم
مُہرِ نبوّت تاجِ رسالت آپؐ ہی کے شایاں یہ عظمت — سب نبیوں کے آپؐ ہیں خاتم صلی اللہ علیہ وسلم
مہرِ درخشاں ماہِ منوّر مخزنِ حسن و نُور سراسر — دونوں جہاں کے نیّرِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم
ذکر سے اُن کے رُوح کو لذّت نام سے اُنکے دل کو ہے راحت — یاد میں اُن کی آنکھ ہے پُرنم صلی اللہ علیہ وسلم
قوّتِ قدسی ایسی مؤثر تا بقیامت دنیا منوّر — جن و بشر کہتے ہیں ہر دم صلی اللہ علیہ وسلم
تن من میرا آپؐ پہ وارا ہر رگ و پے میں عشق ہے ساری — جاری لبوں پر ہے مرے پیہم صلی اللہ علیہ وسلم

بسملؔ آپؐ پہ دل سے فدا ہے ورد زباں یہ صبح و مسا ہے
صلی اللہ علیہ وسلم ۔ صلی اللہ علیہ وسلم

آفتاب احمد بسملؔ

رازِ جنوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رات کے پچھلے پہر آہ و بُکا کرتے رہو
ہر سحر اِک انقلابِ نَو بپا کرتے رہو

اپنی آہوں کے شراروں کو بنا ڈالو نجوم
شب نصیب اِنساں کو ممنونِ ضیا کرتے رہو

خود ہی ڈھل جائینگے فطرت کے نئے سانچوں میں دل
تم گدازِ دل سے ان کو آشنا کرتے رہو

جانے ان میں کونسا پتھر تمہارے سر لگے
راہ میں ہر سنگ سے دِل آشنا کرتے رہو

ہر بلند ایوان ہے اِس وقت مُردوں کا مزار
جی اُٹھیں سب جس سے وہ محشر بپا کرتے رہو

کہہ اُٹھے گا ہر صنم اللہ اکبر ایک دن
تم بُتوں سے جب مِلو ذکرِ خُدا کرتے رہو

رُک کے اِک پل پُوچھ لو پژمُردہ پھولوں کا مزاج
جو نہ گُلشن میں صبا سے ہو سکا، کرتے رہو

اَب نہ دیکھو مُڑ کے پیچھے کوئی ہمراہی نہیں
اپنے تنہا کارواں کو تیز پا کرتے رہو

غیر کے ذمّے ہے دُنیائے کُہن کا اِنہدام
تم سدا تعمیر اِک عالَم نیا کرتے رہو

ناتراشیدہ صنم بیکل ہیں سنگِ کوہ میں
لے کے تیشہ قید سے ان کو رہا کرتے رہو

کونسا ساغر وہ تم کو دے یہ اُس کا کام ہے
تم ثنائے پیرِ میخانہ سدا کرتے رہو

ایک مُدّت سے تبسّم ہے جنوں کا رازداں
مصلحت یہ ہے کہ اس سے مشورہ کرتے رہو

عبدالرشید تبسّم ایم۔اے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بربطِ دل

مری زباں پہ ہے رقصاں زبانِ بربطِ دل
کہ نغمہ نغمہ ہے میرا جہانِ بربطِ دل
زمن زمن پہ مزیّن زمانِ بربطِ دل
زمیں زمیں پہ تنا آسمانِ بربطِ دل
فلک فلک پہ گڑا ہے نشانِ بربطِ دل

وہی ہے میکدۂ معرفت میں بادہ پرست
ملی ہو ساقیٔ وحدت سے جس کو دست بدست
وہ خوش نصیب پیئے گا شرابِ نغمہ مست
جو بڑھ کے تھام لے آنکھوں سے اپنی جامِ الست
جو گوشِ دل سے سُنے داستانِ بربطِ دل

حریمِ ساز میں کیا ہے کسی کو کیا معلوم
ہوا جو علمِ یقیں سے تو یہ ہوا معلوم
نہ ابتداء کا پتہ ہے نہ انتہاء معلوم
فضائے لامتناہی کا منتہا معلوم
طلسمِ ہوشربا ہے جہانِ بربطِ دل

زمینِ فکر ہے اے قیسؔ یوں ہی وحشت خیز
دماغِ عشق ہے پہلے ہی کچھ جنوں انگیز
نہ چھیڑ نغمۂ دل دوز و درد و غم آمیز
حریمِ عقل پہ للہ کر نہ ناخن تیز
کہ راہِ جامہ دراں ہے فغاں بربطِ دل

قیسؔ مینائی نجیب آبادی

پیشکش

ہمارے اِمتحاں کا شوق ہو تو آزما دیکھو
ہمیں شوقِ شہادت ہے سرِ مقتل بُلا دیکھو

وفاداری کا دعویٰ یُوں تو ہے اکثر زبانوں پر
مگر نذرانۂ جاں کون دیتا ہے ذرا دیکھو

رضا جوئی ہماری دیں ہے ہست و نیست چہ معنیٰ؟
اگر چاہو تو اپنے ہاتھ سے ہم کو مٹا دیکھو

نہیں کچھ فرق دیوانوں کو رفعت اور پستی میں
اُٹھانا ہو اُٹھا دیکھو، گرانا ہو گرا دیکھو

مجھے ہے ناز اپنی بے گناہی پر جو کہتا ہوں
مجھے محفل سے اُٹھوا دو اگر میری خطا دیکھو

جہاں کو چھان مارو اور زمین و آسماں دیکھو
کہیں عالم میں ہم سا بھی کوئی اہلِ وفا دیکھو

دلِ شبّیر کے اخلاص پر اب تو یقیں کر لو
ہماری پیشکش کو اک نظر بہرِ خدا دیکھو

(شبّیر احمد)

دُرِ بے بہا

بعنوانِ رنگِ حنا لے گئی
ترے پاس ہم کو صبا لے گئی

شکستہ دِلوں کی صدا لے گئی
ترے در پہ ہم کو دُعا لے گئی

پئے زینتِ جشنِ صُبحِ چمن
صبا گُل کی خُونیں قبا لے گئی

سفینہ کنارے پہ لگنے کو تھا
مگر موجِ طُوفاں بہا لے گئی

چٹکنے۔ چہکنے کا موسم گیا
چمن کا خزانہ صبا لے گئی

کہاں سے چلے تھے کہاں آ گئے
کہاں ہم کو وہ خاکِ پا لے گئی

تری بارگہ میں مری چشمِ تر
وفا کا دُرِ بے بہا لے گئی

(عبدالرشید شیدا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شہکارِ زمانہ

(نوجوانانِ احمدیت)

تم آج کی امید ہو تم کل کا ارادہ
اللہ کرے پختگیٔ عزم زیادہ
تاریکیٔ شب ہی سے جنم لیتی ہیں صبحیں
ہوتے ہیں مصائب ہی نوازش کا لبادہ

ماحول پہ طوفان کی لہروں کا اثر ہے
پہلی سی نہ اب شام نہ پہلی سی سحر ہے
اخلاق کی اقدار سے منہ موڑ چکی ہے
دُنیا ہے کہ اب اسکی کہیں اور نظر ہے

کہتے ہیں دیانت جسے مرغوب نہیں اب
حق بات کسی شخص کو مطلوب نہیں اب
اب حُسنِ عمل کی کوئی توقیر نہیں ہے
نیکی بھی کسی نام سے منسوب نہیں اب

تم چارہ گرِ مردمِ بیمار بنو گے
تم رحمتِ یزداں کے طلبگار بنو گے
اُٹھو کہ نئے دَور نے ہے تم کو پکارا
اِس دَور کے تم لوگ ہی شہکار بنو گے

نسیم سیفی

مجلس نصرت جہاں آگے پروگرام کے ذریعہ رونما ہونیوالے محیر العقول کارنامے کی ایک جھلک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(از مکرم سیکرٹری صاحب مجلس نصرت جہاں)

۱۹۷۰ء کو یہ یادگار اہمیت حاصل رہے گی کہ اِس سال احمدیت کی تاریخ میں پہلی مرتبہ امام الزمان حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے ایک نائب و خلیفہ کا قدوم میمنت لزوم سرزمینِ مغربی افریقہ میں ہوا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ممالکِ مغربی افریقہ کے اِس دورہ کے دوران ہی منشاءِ الٰہی کے مطابق یہ اعلان فرمایا کہ اشاعتِ اسلام کی مہم کو تیز تر کرنے اور سرزمینِ افریقہ پر عیسائیت اور اسلام کے مابین لڑی جانے والی آخری جنگ میں فیصلہ کُن فتح حاصل کرنے کے لئے اِس امر کی ضرورت ہے کہ جماعت آئندہ چند سالوں میں ایک لاکھ پونڈ یعنی کوئی بائیس لاکھ روپیہ خرچ کرکے ان ممالک میں متعدد ہائی سکول اور ہسپتال قائم کرے۔

افریقہ سے واپسی پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس الٰہی تحریک کو عملی جامہ پہنانے کی غرض سے جماعت سے مالی قربانی کا مطالبہ کیا اور نصرت جہاں ریزرو فنڈ کھول کر جماعت کو اِس فنڈ میں کم از کم بائیس لاکھ روپیہ جمع کرنے کی تحریک کی۔

امامِ وقت کی اس آواز پر لبّیک کہتے ہوئے توحید کے سچّے جاں نثاروں اور اسلام اور انسانیت کے فدائیوں نے تھوڑے ہی عرصہ میں مطلوبہ رقم یعنی بائیس لاکھ سے کہیں زیادہ یعنی کوئی ۵۳ لاکھ روپے نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں جمع کرا دئیے۔ یہ رقم پاکستان میں بسنے والے احمدیوں کے علاوہ دنیا کے دیگر ۳۵ ممالک میں آباد احمدی مخلصین نے جمع کرائی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اِس فنڈ میں جمع ہونے والی رقوم کے ذریعہ افریقہ کے ممالک نائیجیریا۔ غانا۔ سیرالیون۔ لائبیریا۔

آئیوری کوسٹ اور گیمبیا میں سکولوں اور ہسپتالوں کے قیام اور ان کے انتظام و انصرام کے لئے جس ادارہ کا قیام عمل میں آیا اس کا نام حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے "مجلس نصرت جہاں آگے بڑھو" رکھا۔

اِس سکیم پر عملدرآمد ہونے کے چار سال بعد آج جب ہم اس سکیم کا جائزہ لیتے ہیں تو ہمارے دل اللہ تعالیٰ کے زندہ وجود پر زندہ ایمان سے لبریز ہو جاتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِس تحریک کے لئے نصرت جہاں اور آگے بڑھو پروگرام بطور نام کے تجویز کرتے ہوئے یقیناً حضور ایدہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ودیعت کردہ رُوحانی بصیرت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور اُس کے بڑھتے ہوئے فضلوں کو نازل ہوتے دیکھا جن کے ذریعہ اِک جہان کی نصرت مقصود تھی۔

حضرت امام الزمان علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"میری بیوی جو آئندہ خاندان
کی ماں ہوگی اس کا نام نصرت جہاں بیگم
ہے۔ یہ تفاؤل کے طور پر اس بات
کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ
خدا نے تمام جہان کی مدد کے لئے میرے
آئندہ خاندان کی بنیاد ڈالی ہے۔ یہ
خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ کبھی ناموں
میں بھی اس کی پیشگوئی مخفی ہوتی ہے۔"

(تریاق القلوب)

۱۹۷۰ء کے نصف آخر میں اس تحریک کو جماعت کے سامنے پیش کرتے ہوئے مالی قربانی کے مطالبہ کے علاوہ حضور نے احمدی ڈاکٹروں اور اساتذہ کو بھی تحریک کی کہ وہ اِس الٰہی سکیم کے تحت افریقہ میں قائم کئے جانے والے سکولوں اور ہسپتالوں میں کام کرنے کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں۔ چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے پاکستان کے علاوہ امریکہ، یورپ اور مشرقِ قریب کے متعدد ممالک میں آباد سینکڑوں احمدی ڈاکٹروں اور اساتذہ نے نہایت والہانہ انداز میں اپنی خدمات پیش کر دیں۔

خدائے رحیم و مہربان نے جماعت کے اس جذبۂ قربانی کو اپنے حضور شرف قبولیت سے نوازا اور آسمان کے فرشتوں کو حکم دیا کہ جاؤ اور میرے ان بندوں کے اِس نیک کام میں ان کے مددگار اور معاون ہو جاؤ اِن کے مالوں میں برکت ڈال دو۔ ان کے ڈاکٹروں کے ہاتھوں میں شفا رکھ دو اور اِک دُنیا کو ان کا گرویدہ بنا دو۔

یہ محض خدا تعالیٰ کی تائید اور اس کی نصرت کے ذریعہ ممکن ہوا کہ یہ سکیم تیزی کے ساتھ پروان چڑھی اور گزشتہ چار سالوں میں اِس سکیم کے تحت ہونے والے کام کے متعلق بلا خوفِ تردید یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ ایک محیّر العقول معجزہ ہے اور اسکے ذریعہ ایک عظیم انقلاب رُونما ہوا ہے۔

اِس سکیم کے ذریعہ ہونے والے کام کی ایک جھلک کو اعداد و شمار کی روشنی میں دیکھ کر آپ اندازہ لگا سکیں گے کہ اس سکیم کے تحت اہلِ ارضِ بلال کے

دلوں کو اسلام کے حق میں جیتنے کے لئے خدا تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کو کس قدر ٹھوس خدمت سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائی۔ ذٰلك فضل الله یؤتیه من یّشاء۔

مجلس نصرت جہاں آگے بڑھو پروگرام کے تحت گزشتہ چار سال کے عرصہ میں

• پاکستان، یورپ اور مشرقِ قریب کے ممالک میں سے ۳۸ ڈاکٹر ارضِ بلالؓ میں بھجوائے گئے۔

• اِس وقت ۲۹ ڈاکٹر صاحبان میدانِ عمل میں کام کر رہے ہیں جن میں تین خواتین ڈاکٹر بھی ہیں۔

• اِس وقت تک خدا تعالیٰ کے فضل سے سترہ ہسپتال کھل چکے ہیں۔ یعنی

غانا میں اسکورے، ٹیچی مان، سوئیڈرو اور کوکوفو کے مقامات پر۔

سیرالیون میں روکوپر، بواجے بو، سنگبی اور جورو کے مقامات پر۔

گیمبیا میں دارالحکومت بانجل (بانتھرسٹ) کے مقام پر دو ہسپتال۔ جن میں سے ایک عام علاج معالجہ کے علاوہ ٹی بی کا سنٹر بھی ہے جس میں ایکسرے پلانٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم کے تحت کام کرنے والے ایک واقفِ زندگی ڈاکٹر مکرم سیّد غلام مجتبیٰ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق اور سعادت عطا فرمائی کہ انہوں نے اپنے ذاتی خرچ پر غانا میں دو مساجد تعمیر کروائیں۔ ایک اسکورے کے مقام پر اور دوسری غانا کے دارالحکومت اکرا میں۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب موصوف کو اجرِ دارین سے نوازے۔

کے علاوہ جدید لیبارٹری بھی موجود ہے اور دوسرا ڈینٹل ہیلتھ سنٹر یعنی دانتوں کے علاج کا مرکز ہے۔ گیمبیا میں بقیہ ہسپتال بھے۔ سالکینی۔ بریکامہ اور جوارا کے مقامات پر ہیں۔

فائیجیریا میں اکارے۔ بکورو اور اجیبواڈے کے مقامات پر۔

• مذکورہ ہسپتالوں میں سے سات ہسپتالوں کی اپنی عالیشان عمارتیں تعمیر ہو چکی ہیں جن پر ۲۱ لاکھ روپے خرچ ہوئے ہیں۔

• دو ہسپتالوں کی عمارتیں زیرِ تعمیر ہیں اور بقیہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ مستقبل قریب میں تعمیر کرنے کا پروگرام ہے۔

• مذکورہ ہسپتالوں میں اب تک خدا تعالیٰ کے فضل سے آٹھ لاکھ ستانوے ہزار چار سو چھ مریضوں کا علاج کیا گیا جن میں سے اسّی ہزار دو سو پندرہ مریضوں کا علاج بالکل مفت کیا گیا جبکہ بقیہ مریضوں سے واجبی فیس وصول کی گئی۔

• اب تک پانچ ہزار سات سو گیارہ اپریشن کئے گئے ہیں جو خدا تعالیٰ کے فضل سے غیر معمولی طور پر کامیاب رہے ہیں۔

• خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے ڈاکٹروں کو بعض ایسے پیچیدہ اپریشن کامیابی سے سرانجام دینے کی توفیق ملی جو اس سے پہلے ان ممالک میں سرانجام نہیں پا سکتے تھے بلکہ مریضوں کو یورپ یا امریکہ کے ممالک میں لے جانا پڑتا تھا۔

• مجلس نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم کے تحت اب تک خدا تعالیٰ کے فضل سے دس ہائر سیکنڈری سکول قائم ہو چکے ہیں۔

غانا میں اسکولے فومینا۔ اساچر۔ سلاگا۔ پولسن اور وا کے مقامات پر۔ ان میں سے مؤخر الذکر یعنی وا کے مقام پر قائم شدہ سکول صرف لڑکیوں کے لئے مخصوص ہے۔

سیرالیون میں روکوپر۔ مسنگبی اور ٹمبوڈو کے مقامات پر۔ مؤخر الذکر یعنی ٹمبوڈو کے مقام پر جاری ہونے والا سکول ملک بھر میں پہلا مسلم سیکنڈری سکول ہے جو صرف لڑکیوں کی تعلیم کے لئے مختص ہے۔

لائبیریا میں سانویے کے مقام پر ایک ہائر سیکنڈری سکول کا قیام عمل میں آیا ہے۔

نائیجیریا میں منا اور گوساؤ کے مقامات پر دو سکول کھولے گئے لیکن اس علاقہ میں حکومت نے تمام سکولوں کو قومی تحویل میں لے لیا جس پر یہ دونوں سکول بغیر کوئی معاوضہ لئے حکومت کے حوالہ کر دئے گئے۔

• ان سکولوں میں ۱۹ پاکستانی اور ۳۵ مقامی اساتذہ کام کر رہے ہیں۔

• ان سکولوں میں سے سات سکولوں کی اپنی عالیشان عمارتیں تیار ہو چکی ہیں اور بقیہ زیر تعمیر ہیں۔

• ان سکولوں کی عمارتوں کی تعمیر پر اب تک چودہ لاکھ بانوے ہزار دو سو تینتالیس روپے خرچ ہو چکے ہیں۔

مجلس نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم کے تحت افریقہ میں قائم ہونے والے ہسپتالوں اور سکولوں کی تعمیر کے لئے افریقی ممالک کی حکومتوں اور عوام کی طرف سے ایک ہزار اٹھانوے ایکڑ رقبہ پر مشتمل زمین جماعت احمدیہ کو بلا معاوضہ پیش کی گئی۔

جزاھم اللہ احسن الجزاء

سیرالیون میں مسنگبی کے مقام پر نصرت جہاں سکیم کے تحت جاری کردہ سیکنڈری سکول کی اپنی عمارت کے سنگِ بنیاد کی تقریب پر مورخہ ۶ ستمبر ۱۹۷۴ء کو وزیر مملکت جناب الحاج اے۔ بی۔ ایس۔ جینے نے فرمایا:۔

"ایسے قابلِ قدر منصوبے پر اخراجات کر کے احمدیہ مشن اپنی رقم کو نہایت اچھی اغراض و مقاصد کے لئے استعمال کرے گا کیونکہ اس کے باعث ہمارے نوجوان ایک بہتر زندگی گزارنے کے قابل ہو سکیں گے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقطعاتِ قرآنی

(مکرم شیخ عبدالقادر صاحب۔ نوائے کوٹ۔ لاہور)

مقطعاتِ قرآنی کی حقیقت کیا ہے؟

اس باب میں

۱ ۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا قول ہے

"ہر کتاب میں ایک راز ہوتا ہے

اور قرآن کا راز حروفِ مقطعات ہیں"

(الاتقان جلد ۲ صـ۱۳)

۲ ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"ہر کتاب میں ایک بات منتخب ہوتی

ہے اور قرآن کی چیدہ و برگزیدہ

چیز (مقطعات کے) حروفِ تہجی

ہیں" (ایضاً)

۳ ۔ اہلِ اثر نے خلفاءِ راشدین اور عبداللہ

بن مسعود رضی اللہ عنہم سے نقل کیا ہے کہ

انہوں نے فرمایا:۔

"حروفِ مقطعات کا علم ایک

پوشیدہ راز ہے جس کو خدا کے

سوا کوئی نہیں جانتا"

(تفسیر المنار جلد ۸ صـ۳۰۲)

۴ ۔ امام شعبی فرماتے ہیں:۔

"یہ قرآن کے اسرار ہیں"

(اتقان جلد ۲ صـ۱۳)

۵ ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے:۔

(۱) حٰمٓ ۔ تِلْكَ اٰيَاتُ الْكِتٰبِ

الْمُبِيْنِ ۔

(۲) راز کھل گیا۔

تفہیم:۔ وہ جو حٰمٓ ہے اس میں خدا کے

نوشتہ کئی نشان ہیں۔

(تذکرہ طبع اوّل صـ۶۶)

۶ ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

فرماتے ہیں:۔

"حروفِ مقطعات اپنے اندر

بہت سے راز رکھتے ہیں۔ ان میں

سے بعض راز بعض ایسے افراد

کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں جن کا

قرآن کریم سے ایسا گہرا تعلق ہے

کہ ان کا ذکر قرآن کریم میں ہونا

چاہیئے لیکن اس کے علاوہ یہ الفاظ
قرآن کریم کے بعض مضامین کے
لئے قفل کا بھی کام دیتے ہیں۔ کوئی
پہلے ان کو کھولے تب ان مضامین
تک پہنچ سکتا ہے۔ جس جس حد تک
ان کے معنوں کو سمجھا جائے اسی حد
تک قرآن کریم کا مطلب کھلتا
جائے گا۔"

میری تحقیق یہ بتاتی ہے کہ
جب حروفِ مقطّعات بدلتے ہیں
تو مضمون قرآن جدید ہو جاتا
ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد اوّل صـ۶۵)

۷ ۔ ابن ابی حاتم نے ابو جعفر رازی کی روائت
سے ابو العالیہ سے ایک روائت نقل کی
ہے :۔

"ان حروف میں سے ایک
حرف بھی ایسا نہیں جو اللہ تعالیٰ
کی صفات میں سے کسی صفت کی
کُنجی نہ ہو اور نہ ان میں سے
کوئی حرف ہے جو اللہ تعالےٰ کی
نعمتوں میں سے نہ ہو اور اس کی
روشنی سے حاصل نہ ہوا ہو۔
اور ان میں سے ایک حرف بھی
ایسا نہیں جو بعض اقوام کی تاریخ
اور ان کے زمانہ پر دلالت نہ کرتا
ہو۔"

(بحوالہ تفسیر کبیر جلد اوّل صـ۶۹)

۸ ۔ علّامہ الخُوئی فرماتے ہیں کہ بعض علماء
نے آیت الٓمٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ
سے استنباط کیا تھا کہ مسلمان ۵۸۳ھ
میں بیت المقدس کو فتح کریں گے ان کی
یہ پیشگوئی حرف بحرف پوری ہوئی۔

(اتقان جلد ۲ صـ۱۶)

۹ ۔ علامہ العزّ بن عبد السّلام نقل کرتے
ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے
حضرت معاویہ کا واقعہ حٰمٓ عسٓقٓ
سے نکالا تھا۔

(علوم القرآن از صبحی صالح صـ۳۳۸
اُردو ترجمہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختصر یہ کہ حروفِ مقطّعات صفاتِ الٰہیہ
پر دلالت کرتے ہیں۔ ان کے اعداد میں بھی
گونا گوں اسرار ہیں۔

۱۰ ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں :۔

"میں نے ایک رؤیا میں دیکھا
کہ (ایک بزرگ آدمی کی) گود میں
کئی چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔
میں نے ایک جھپٹا مارا اور سب
بچے اپنی گود میں لے کر وہاں سے

چل دیا۔ راستہ میں مَیں نے
ان بچّوں سے پوچھا کہ تم کون ہو؟
تو انہوں نے جواب دیا کہ ہمارا
نام کٓھٰیٰعٓصٓ ہے۔ مَیں اپنے
اس رؤیا کو بہت ہی تعجّب سے
دیکھتا تھا۔ جب مَیں حضرت مرزا
صاحب کا مرید ہؤا تو مَیں نے
ان سے اپنے اس خواب کا ذکر
کیا۔ مرزا صاحب نے فرمایا کہ آپکو
اس کا عِلم دیا جائے گا اور وہ
لڑکے فرشتے تھے۔"

آگے فرمایا:۔

"دھرم پال نے جب ترکِ
اسلام کتاب لکھی ۔۔۔۔ حروفِ
مقطّعات کے متعلق اعتراض
تک پہنچ کر ایک روز مغرب کی
نماز میں دو سجدوں کے درمیان
مَیں نے صرف اتنا ہی خیال کیا
کہ مولا! یہ مُنکرِ قرآن تو ہے
گو میرے سامنے نہیں یہ مقطّعات
پر سوال کرتا ہے۔ اسی وقت
یعنی دو سجدوں کے درمیان
قلیل عرصہ میں مجھ کو مقطّعات
کا وسیع علم دیا گیا جس کا ایک
شمہ مَیں نے رسالہ نور الدین میں
مقطّعات کے جواب میں لکھا ہے۔"

(مرقاۃ الیقین صـ۱۵۲، صـ۱۵۵)

مقطّعات سے مراد اسماء الٰہیہ ہیں (یہ پانچ فرشتے دراصل انہی کے تمثلات تھے) باقی معانی ان بنیادی معنوں کے تابع ہیں۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو نور الدین بجواب ترکِ اسلام صـ۲۴۵، صـ۲۴۶)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام اور علماء راسخون کے حوالوں سے ثابت کیا ہے کہ مقطّعات کثیر المعانی ہیں۔ بنیادی طور پر اسماء الٰہیہ کے مخفّفات ہیں۔ دوسرے معانی ان کے تابع ہیں۔ کسی پر کوئی گوشہ منکشف ہوتا ہے کسی بزرگ پر کوئی دوسرا۔ ان میں اختلاف نہیں ہے بلکہ تطابق ہے۔

مقطّعات کے مجموعی اعداد میں ایک پیشگوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امام سُہیلی فرماتے ہیں:۔

"جو حروف سورتوں کے شروع
میں آئے ہیں غالباً ان میں سے
مکرّرات کو حذف کر کے اُمّتِ
اسلامیہ کی مدّتِ بقاء کی طرف
اشارہ کیا گیا ہے۔"

مقطّعات کے اعداد[1] ۱۷۰۹ بنتے ہیں۔ گویا آنحضرت

[1] بعض علماء کے نزدیک طٰہٰ اور "ن" مقطّعہ نہیں ہیں۔ اندریں صورت اِس مدت میں سے ۶۴ کم ہو جائیں گے یعنی ۱۶۴۵ رہ جائیں گے۔

صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ مقدسہ سے ۱۴۰۰ سال بعد اسلام کا عروج اپنی انتہا کو پہنچ جائے گا۔ یعنی آج سے کم و بیش تین سو سال بعد نزولِ قرآن کی غرض و غایت کمال تک پہنچ جائے گی۔ اسلام کا دائرہ قیامت تک وسیع ہے لہذا "مدّتِ بقاء" نہیں بلکہ "نقطۂ انتہا" کہنا چاہیئے۔ اسی زمانہ کی طرف حدیث میں بایں الفاظ اشارہ ہے کہ آخر میں

"پھر وہی خلافت بطریقِ نبوّت ہو گی جو لوگوں کے درمیان نبی کی سُنّت کے مطابق عمل کرے گی۔

اور اسلام زمین میں پاؤں جما لے گا۔ اس حکومت سے آسمان والے بھی راضی ہوں گے اور زمین والے بھی۔ آسمان دل کھول کر اپنی برکتوں کی بارش کرے گا اور زمین اپنے پیٹ کے سارے خزانے اُگل دے گی۔"

(موافقات از شاطبی)

اس میں "نظامِ نَو" کی پیشگوئی ہے جو کہ تین سو سال کے عرصہ میں اقوامِ عالم پر ابرِ رحمت بن کر محیط ہو گا۔

ذالك التقدير العزيز العليم ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک شعر

متاعِ مہرِ رُخِ تو نہاں نخواہم داشت
کہ خفیہ داشتنِ عشقِ تو زغداری است

ترجمہ:۔ مَیں تیری محبّت کی دولت کو ہرگز نہیں چھپاؤں گا کہ تیرے عشق کا مخفی رکھنا بھی ایک غداری ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اِس شعر میں اس حقیقی جذبے کا اظہار فرمایا ہے جو ہر سچّے عاشق کے دل میں موجزن رہتا ہے۔ کہتے ہیں عشق اور مُشک چُھپا نہیں رہتا۔ عشق بھی دل میں سے پھُوٹ پھُوٹ کر نکلتا ہے اور محبوب کے ذکر پر مجبور کر دیتا ہے۔ حضور علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرتے ہیں کہ میرے دل میں جو تیری محبّت ہے اُس کا اظہار کئے بغیر مَیں رہ ہی نہیں سکتا۔ مَیں اس کا ضرور اظہار کروں گا۔ حضورؑ اس جذبہ کی شدّت کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس کو دبانا ہو تو زور ہی سے دبایا جا سکتا ہے اور عشق کو اِس طرح دبانے کے لئے زور لگانا محبوب سے غداری سے کم نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کے دل میں اپنی محبّت پیدا کرے اور اس محبّت کے جذبے کو اتنا شدید کر دے کہ اس کا دبانا کسی صورت ممکن ہی نہ رہے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یَأْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ

(مکرّم چوہدری شبّیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

ہر زمانہ میں حق و صداقت کے مُنکر اپنے خود ساختہ معیاروں پر مدعی حق کو پرکھنا چاہتے ہیں خواہ ان کے خود ساختہ معیار کتنے ہی مضحکہ خیز ہوں کِسی نے یہ معیار قائم کیا ہوتا ہے کہ مدعیٔ حق نے کِسی انسان کے آگے زانوئے تلمذ نہ تہ کیا ہو۔ کِسی نے یہ کہ ایسے مدعی کا نام مرکّب نہیں ہونا چاہیئے۔ اور کوئی یہ معیارِ صداقت سمجھتا ہے کہ مدعی صداقت کی زندگی پر ملازمت کا داغ نہیں لگنا چاہیئے۔ یہ سب خود ساختہ معیار ہیں جن کا قرآن و حدیث میں کوئی وجود نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مدعیٔ حق کو پرکھنے کے لئے قرآن حکیم میں جو معیار بیان کئے گئے ہیں وہ اِس قدر قطعی اور یقینی ہیں کہ کوئی امر قبولِ حق کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتا۔ ایسے ہی روشن اور بیّن معیاروں میں سے ایک معیارِ صداقت اِس آیتِ کریمہ میں پیش کیا گیا ہے:۔

کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ

(سورہ مجادلہ ع ۳)

اللہ نے فیصلہ کر چھوڑا ہے کہ مَیں اور میرے رسول غالب آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے اِس فیصلہ کو سامنے رکھا جائے اور پھر ان مخالفتوں اور نامساعد حالات کا جائزہ لیا جائے جن میں سے دَورِ حاضر کے مدعیٔ حق یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کو گزرنا پڑا تو اللہ تعالیٰ کی اس صفت پر اَور بھی پختہ یقین قائم ہو جاتا ہے کہ وہ نیست سے ہست کر سکتا ہے۔ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○

ذرا اس دَور کا اندازہ کیجئے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام تنِ تنہا تھے۔ آپ کا مولد و مسکن یعنی قادیان کی بستی کو ردیہ کی حیثیت رکھتی تھی۔ ایک پسماندہ گاؤں کے رہنے والے وجود کو اللہ تعالیٰ نے خبر دی یَأْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ وَیَأْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ تیرے پاس اِس کثرت سے لوگ آئیں گے کہ سڑک پر گڑھے پڑ جائیں گے۔ اُس وقت

دُنیا داروں کی نگاہ میں یہ خدائی آواز نعوذ باللہ ایک مجنون کی بڑ سے زیادہ حیثیت نہ رکھتی تھی لیکن جونہی اس مقدس آواز کی تاثیر اور اس کے ابتدائی نتائج رُونما ہونے لگے تو مخالفوں کی طرف سے اسے دبانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا گیا بٹالہ سٹیشن پر پہرے لگ گئے لیکن دشمنوں کی کثرت اور فراوانیٔ سازوسامان کے باوجود انکی ہر سعی سعیٔ لاحاصل ثابت ہوئی اور خدا تعالےٰ کے سچے مسیح کے قدموں میں مخلوقِ خدا جوق در جوق پہنچی حتّٰی کہ وہ نظارہ بھی دیکھنے میں آیا ؎

زمینِ قادیاں اب محترم ہے
ہجومِ خلق سے ارضِ حرم ہے

اِس مقدس آواز نے شہروں کو عبور کر کے ملکوں میں اپنی تاثیر دکھانی شروع کر دی اور پھر سمندروں اور پہاڑوں کو چیرتی ہوئی شرق و غرب میں پھیل گئی اور متلاشیانِ حق کے دلوں میں اُتر گئی جس کے نتیجہ میں آج ہم جماعتِ احمدیہ کے نئے مرکز ربوہ میں اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کو پورا ہوتا دیکھ رہے ہیں۔

يَأْتِيكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ
يَأْتُونَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ

اسود و احمر، امیر و غریب، مرد و زن، چھوٹے بڑے، برِّ اعظم اور جزائر کے رہنے والے، غرض سب ہی اس مقدس آواز پر لبیک کہہ رہے ہیں۔ اگر اس آواز کو دُنیا نے درخورِ اعتناء نہ سمجھا ہوتا اور اس آواز کو دبانے کی کوشش نہ کی ہوتی، اسکے خلاف خوفناک آندھیاں نہ اُٹھتیں، مہیب طوفانوں نے اسے نیست و نابود کرنے کی کوشش نہ کی ہوتی، دُنیا کی عظیم طاقتوں نے اسے مٹانے کی سازشیں نہ کی ہوتیں تو کہا جا سکتا تھا کہ جس پودے کی بقا اور نشوونما کی راہ میں کوئی چیز حائل نہ ہوئی اس کے پروان چڑھنے اور ایک تناور درخت بننے پر حیرت کیسی؟ لیکن جب معاملہ اسکے برعکس ہوا اور اس پودے کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لئے دُنیا داروں کی طرف سے ایڑی چوٹی کا زور لگایا گیا تو پھر لامحالہ یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ اس نرم و نازک پودے کا آج ایک تناور درخت بن جانا اور اس کے سایہ تلے راحت و آرام پانے کے لئے چاروں طرف سے اقوامِ عالم کا جمع ہو جانا ایک قطعی اور یقینی دلیل ہے کہ بالآخر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسُول کی ہی فتح ہوئی۔ پس ہمارا جلسہ سالانہ یقیناً اللہ تعالیٰ کے بیّن نشانات میں سے ایک عظیم نشان ہے۔ اِسی لئے اللہ تعالےٰ کے سچے مسیح نے اِس عظیم الشان لِلّٰہی تقریب میں شامل ہونے والوں کے لئے دعا فرمائی ہے:۔

"میں دعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اِس لِلّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو (باقی صفحہ ۹۰ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لوگنڈا میں قرآن مجید کے ترجمہ اور تفسیر کی تکمیل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتِ یوگنڈا کی طرف سے یہ خوشکن اطلاع ملی ہے کہ وہاں کی قومی زبان لوگنڈا میں قرآنِ مجید کا ترجمہ مع تفسیری نوٹوں کے چھپ کر تیار ہو گیا ہے، الحمدللہ۔

اِس ترجمہ اور تفسیر کی تیاری میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب قمر، مکرم زکریا کزیٹو صاحب، مکرم سلیمان موانجے صاحب اور مکرم الحاج ابراہیم سنفومیا صاحب نے بہت سا وقت دیا ہے مقامی دوستوں کا مخلصانہ تعاون دس سال کے طویل عرصہ پر پھیلا ہوا ہے۔ بالخصوص مکرم زکریا کزیٹو صاحب نے دن رات مسلسل کام کرکے اِس سارے ترجمہ کو آخری شکل دی اور طباعت کے دَوران بھی تصحیح و اصلاح کے کام کی نگرانی کی۔

مشرقی افریقہ کی بین العلاقائی زبان سواحیلی میں ترجمہ اور تفسیر کا کام ۱۹۵۳ء میں مکمل ہو گیا تھا جبکہ پہلے ایڈیشن کے دس ہزار نسخے طبع کروائے گئے تھے۔ ۱۹۷۲ء میں اس کا دوسرا ایڈیشن شائع ہوا۔ موجودہ لوگنڈا ترجمہ میں اس سے بہت حد تک استفادہ کیا گیا ہے کیونکہ ترجمہ کرنے والے یہ سارے علماء سواحیلی زبان پر بھی عبور رکھتے ہیں۔

اگرچہ آزادی کے بعد تنزانیا، کینیا اور یوگنڈا میں سواحیلی زبان کی اہمیت بہت بڑھ گئی ہے اور مشرقی افریقہ کے یہ تینوں ممالک سواحیلی ہی کو سرکاری زبان بنانا چاہتے ہیں تاہم لوگنڈا کو اپنے ملک میں نمایاں فوقیت حاصل ہے اور موجودہ ترجمہ قرآنِ مجید کے مضامین کو یوگنڈا کے تمام لوگوں کے ذہنوں سے بہت قریب کر دے گا۔ انشاء اللہ۔

لوگنڈا ترجمہ ایک ہزار ایک صفحات پر مشتمل ہے اور یوگنڈا النتھولک پیکیجنگ لمیٹڈ کمپالہ نے طبع کیا ہے۔ طباعت اور کاغذ عمدہ ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ قرآنی انوار کو سارے علاقہ میں پھیلا دے اور جن علماء نے لمبا سال کی عرق ریزی سے یہ خدمت سرانجام دی ہے انہیں بھی ان کی خدمت کا عظیم اجر عطا فرمائے اور ان کی صحت، علم اور عمر میں برکت دے۔ مکرم الحاج ابراہیم سنفومیا صاحب

ایک ماہ سے بیمار اور ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں
ان کی صحت اور سلامتی کے لئے بھی خاص طور پر
دعا کی جائے۔

سنہ ۱۹۷۴ء کی یہ عظیم اور نمایاں اسلامی
خدمت ہے جو مشرقی افریقہ کی احمدی جماعت
کے حصّہ میں آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام حصّہ لینے
والوں، تعاون کرنے والوں اور کام کرنے والوں
پر اپنے افضال نازل فرمائے اور ان کی خدمات
کو قبول کرکے ان میں غیر معمولی برکت ڈالے۔
آمین ٭

بقیہ صفحہ ۵۸

اور ان کو اجرِ عظیم بخشے اور ان
پر رحم کرے اور ان کی مشکلات
اور اضطراب کے حالات ان پر
آسان کر دے اور ان کے ہمّ و غم
دور فرمائے اور ان کو ہر ایک تکلیف
سے مخلصی عنایت کرے..... اور
تا اختتام سفر ان کے لئے ان کا خلیفہ
ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء
اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں
قبول کر اور ہمیں.... روشن نشانوں
کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر ایک ثبوت
طاقت تجھ ہی کو ہے۔" (اشتہار ۲۲ دسمبر ۱۸۹۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"کاروانِ اسلام"

ماہنامہ تحریکِ جدید اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار ہے۔ کاروانِ اسلام کی رفتار اللہ تعالیٰ کے فضل سے روز بروز بڑھ رہی ہے۔ آپ بھی اس کاروان کے ہمسفر ہیں۔

مہربانی فرما کر یہ پرچہ خود بھی مطالعہ فرمائیں اور اپنے دوستوں کو بھی مطالعہ کے لئے دیں۔

جو غیر از جماعت دوست یہ پرچہ پڑھنے کے شائق ہوں، (صرف وہ جو شائق ہوں) ان کے پتہ جات ہمیں ارسال فرمائیں۔

(ایڈیٹر)

ضروری گذارش

ماہنامہ تحریکِ جدید کا چندہ اپنی جماعت میں دیگر چندوں کے ساتھ ادا کیا جا سکتا ہے البتہ ہمیں اطلاع ضرور دیں کہ ادائیگی کر دی گئی ہے۔

(مینیجنگ ایڈیٹر)

تبصرہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دستور الارتقاء۔ تفسیر سورۃ الاسراء

مصنّف: محترم مولانا عبداللطیف صاحب بہاولپوری
فاضل دیوبند

محترم مولانا عبداللطیف صاحب بہاولپوری کی اِس تصنیف کا پہلا ایڈیشن آج سے بہت عرصہ پہلے چھپا تھا۔ اُس وقت مولانا صاحب موصوف ہائی سکول خانپور ضلع رحیم یار خاں میں بطور معلم متعیّن تھے۔ اب اس کا دوسرا ایڈیشن شائع کیا گیا ہے۔

محترم مولانا صاحب موصوف قرآن کریم کے مطالب پر گہری نظر رکھتے ہیں اور آپ کا بیان کرنے کا طریق نہایت سادہ، سلجھا ہوا اور دلچسپ ہوتا ہے۔ اِس کتاب میں یہ تمام خوبیاں موجود ہیں۔

کتاب ربوہ میں تمام کتب فروشوں سے مل سکتی ہے۔ قیمت درج نہیں ہے غالباً آٹھ دس روپے ہوگی ؂

ضروری گزارش

● خط و کتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور تحریر فرمایا کریں۔

● جملہ خط و کتابت بنام مینیجنگ ایڈیٹر ہونی چاہیئے۔

(مینیجنگ ایڈیٹر ماہنامہ تحریک جدید ربوہ)

"سیّد سلیمان صاحب ندوی سے میری خط و کتابت"

محترم ماسٹر عطا محمد صاحب اور سیّد سلیمان صاحب ندوی کی خط و کتابت ریویو آف ریلیجنز میں شائع ہو کر قبولِ عام حاصل کر چکی ہے۔ اب اس خط و کتابت کو کتابی صورت میں شائع کیا گیا ہے۔

قیمت دو روپے ہے۔

جلسہ کے ایّام میں بک سٹالوں سے مِل سکتی ہے۔

الفضل ربوہ
روزنامہ

ہمارا آپ کا اور سب کا اخبار

اِس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کے اقتباسات، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے رُوح پرور خطبات، علماء سلسلہ کے اہم مضامین، بیرونی ملکوں میں جماعت کی تبلیغی مساعی کی تفاصیل اور اہم ملکی اور عالمی خبریں شائع ہوتی ہیں۔ آپ خود بھی یہ اخبار پڑھیں اور دوسروں کو بھی مطالعہ کے لئے دیں۔ اس کی توسیع اشاعت جماعتی فرض ہے۔ (منیجر الفضل ربوہ)

دینی اور قومی اشعار کے مجموعے

نورِ فطرت

قیمت ——— ایک روپیہ

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب دیباچہ میں فرماتے ہیں:۔ "نورِ فطرت جو سلسلہ احمدیہ کے نامور شاعر جناب نسیم سیفی کی نظموں کا مجموعہ ہے اس پر نظر کرنے سے دِل پکار اُٹھتا ہے کہ اس میں حضرت حسانؓ کی شاعری کا رنگ جھلک رہا ہے۔ پاکیزہ الفاظ میں اور بہترین دلربا انداز میں حقائق کو ایک سِلک میں پرو دیا گیا ہے۔"

تلاشِ مسلسل

قیمت ——— ایک روپیہ

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب فرماتے ہیں:۔ "جماعتِ احمدیہ کی دینی مجدّد و جہاد اور عالمگیر قلمی اور لسانی اور مالی اور جانی جہاد میں بڑے خلوص کے ساتھ حصّہ لینے والا یہ مجاہد شاعر جب رُوحانی مجاہدوں اور حق و باطل کی پیکار کا ذکر کرتا ہے تو فرضی قصّوں کا شاعرانہ بیان نہیں بلکہ واردات اور مشاہدات ہی کو شعروں کے لباس میں پیش کرتا ہے۔"

تشنہ لب

قیمت ——— پچاس پیسے

قطعات کا مجموعہ

ملنے کا پتہ: سیفی برادرز "رحمت منزل" دارالرحمت وسطی ربوہ

مفید اور مؤثر دوائیں

نُور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی، صحت اور تندرستی کے لئے مفید ترین جڑی بُوٹیوں کا جوہر، آنکھوں کی بہت سی بیماریوں کا علاج ہے۔ بچّوں، عورتوں اور مردوں سب کے لئے مفید۔

قیمت فی شیشی ڈیڑھ روپیہ

تریاقِ اٹھرا

اسقاطِ حمل، بچّوں کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا یا کمزور رہنے کے لئے مفید عام گولیاں۔

قیمت مکمّل کورس بیس ۲۰ روپے

نُورِ نظر

اولادِ نرینہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی بہترین تجویز۔ قیمت مکمل کورس پچیس روپے۔

سُرمہ خورشید

دُھند، غبار، خارش، کُکرے، موتیا بند اور دیگر امراضِ چشم کے لئے اکسیر اور لاجواب۔ قیمت ۷۵ پیسے۔

خورشید یونانی دواخانہ جنرل روڈ ربوہ

فون نمبر ۵۳۸

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

ہاضمون

پیٹ کی تمام بیماریوں کیلئے اکسیرِ اعظم

قیمت فی شیشی دو روپے ۔ نصف پاؤ چار روپے

نصرت دواخانہ ہاضمون جنکشن ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شہزین

مرضِ اسہال کی مؤثر ترین دوا

حکیم نظام جان اینڈ سنز

ربوہ ۔ ٹنڈو محمد خان ۔ گوجرانوالہ

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں

بیاہ شادی کے لئے

جڑاؤ و سادہ سیٹ

چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ شاہراہِ قائدِ اعظم لاہور۔ فون ۵۲۶۲۳

ABL

الائیڈ بینک آف پاکستان لالیاں (نزد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ رقوم بھجواتے ہوئے ہماری خدمات سے

استفادہ فرمائیں۔

الائیڈ بینک آف پاکستان کی شاخیں

تمام شہروں میں موجود ہیں۔

مینجر الائیڈ بینک آف پاکستان لالیاں ضلع جھنگ

"خدمت کے ایک نئے جذبہ کے ساتھ"